﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 17

جمعۃ المبارک 21/مئی 2010ء

06/جمادی الثانی 1431 ہجری قمری ❁ 21/ہجرت 1389 ہجری شمسی

شمارہ 21

فجر اور عصر کی نماز

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل فجر اور سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی نماز پڑھی وہ ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب فضل صلاۃ الفجر حدیث نمبر1003)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

تبلیغ کے کام میں نئے نئے طریق استعمال کریں۔لوگوں کی دلچسپی اور رجحانات کے مطابق عناوین چن کر لٹریچر تیار کریں

ایم ٹی اے کی سیڈیز سے استفادہ کریں۔ اب سونے کا وقت نہیں رہا۔ دنیا کی توجہ اسلام کی طرف ہو رہی ہے

مسجد بشارت میں خطبہ جمعہ۔لجنہ ہال، کچن اور بنگلہ میں توسیع کے لئے تقریب سنگ بنیاد۔نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ سپین کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات مال، تبلیغ، وقف عارضی، امور عامہ، تربیت، وسیع لائبریری کی تیاری اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کے متعلق نہایت اہم ہدایات۔ تقریب آمین۔پیدروآباد کے مضافاتی علاقہ کی سیر۔ بالینسیا میں مسجد ”بیت الرحمان“ کے سنگ بنیاد کی تقریب، سپین سے اٹلی کے لئے روانگی

(سپین میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

تیسری قسط

9/اپریل 2010ء

بروز جمعۃ المبارک حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 بجے نمازِ فجر مسجد بشارت پیدروآباد میں پڑھائی اور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔آج حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیر نہیں فرمائی۔حضورِ انور ایدہ اللہ 2 بج کر 5 منٹ پر نمازِ جمعہ کے لئے مسجد بشارت تشریف لائے تو مکرم کوثر اقبال صدیقی صاحب نے اذان دی اور پھر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ وہ دین جو زمانے کے ساتھ ساتھ اپنی ساکھ کھو چکا تھا اور جس پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے۔اس ملک میں بھی ایسا زوال آیا کہ چند صدیوں کے عروج کے بعد اسلام کا نام ہی اس ملک سے ختم کر دیا گیا۔جو اسلام پر قائم رہنا چاہتے تھے انہیں عیسائی بادشاہوں نے ظلم کا نشانہ بنا کر جبر سے عیسائی بنا لیا اور آہستہ آہستہ ان کی نسلوں سے اسلام ختم ہو گیا۔ہندوستان جو مسلمان بزرگوں اور اولیاء کی وجہ سے اسلام کا قلعہ کہلاتا تھا وہاں بھی لاکھوں مسلمان عیسائیت قبول کر کے روحانی موت کی آغوش میں گر رہے تھے۔اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر نشأۃ ثانیہ کے سامان فرمائے۔آپ نے اللہ سے علم پا کر تمام مذاہب کے ماننے والوں کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا سب مذاہب سے اعلیٰ ہونا ثابت کیا۔عیسائی پادری جو چند سالوں کے اندر پورے ہندوستان میں عیسائیت کے غلبہ کی باتیں کرتے تھے نہ صرف اپنے دفاع پر مجبور ہوئے بلکہ میدان سے بھاگ گئے۔پادریوں نے تسلیم کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر وہی عظمت حاصل ہو رہی ہے۔حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ احیائے موتیٰ کے نظارے تھے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دکھائے۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احیائے موتیٰ کا کام آج ہر احمدی کا بھی ہے۔فرمایا سپین کی جماعت کو اب سستیاں دکھانے کی بجائے حضرت مسیح موعودؑ کے علمی اور روحانی خزانے سے کام لیتے ہوئے تبلیغی کوششوں کو تیز کرنا چاہیے۔لیکن واضح رہے کہ اس زمانے میں عیسائی عموماً مذہب سے دور ہیں۔پہلے انکو مذہب کی ضرورت اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا کرنے کی طرف لانا ہوگا۔فرمایا جب تک ہماری روحانی ترقی نہیں ہوتی تبلیغ میں بھی برکت نہیں پڑ سکتی۔

حضورِ انور نے فرمایا:۔ ایک وقت تھا جب یہاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اَللّٰهُ اَكْبَر کی آوازیں ہر طرف گونجا کرتی تھیں۔مختلف مساجد اور عمارتوں پر کندہ الفاظ اس بات کے آئینہ دار ہیں کہ فضا میں توحید کے اعلان کی خوشبو ہوتی تھی۔لیکن ہمارے ہی لوگوں کی روحانی گراوٹ نے توحید کی حفاظت نہ کر سکنے کی وجہ سے جہاں اپنی ذلت کے سامان کیے وہاں اس ملک کو تثلیث کی جھولی میں ڈال دیا۔

حضورِانور نے فرمایا:۔حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر لینا زندگی کا آخری مقصد نہیں ۔حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کا مقصد توحید کا قیام اور دنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنا تھا۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرے آنے کے مقصد اور توحید کے قیام اور دنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے میری پیروی کرو تبھی تم اس مقصد کو حاصل کرنے والے کہلا سکتے ہو جو میری بعثت کا مقصد ہے۔

فرمایا:۔نرمی اس وقت آتی ہے جب دلائل پاس ہوں۔ اسی لئے ہمارے مخالفین ہمارے خلاف سخت زبان اور طاقت کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس دلائل نہیں ہیں۔حضرت مسیحِ موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآنی دلائل سے تمھیں اس قدر بھر دیا ہے کہ غصہ میں آنے کی ضرورت ہی نہیں۔دنیا پر ثابت کرو کہ اسلام کی تعلیم ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس کو پھیلنے کے لئے تلوار کی ضرورت ہی نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحاً وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک داعی الی اللہ کے لئے اہم شرط یہ ہے کہ وہ نیک اعمال بجا لانے والا ہو۔اپنے عمل نیک ہونگے تو تب ہی دوسرے کو بھی نیکی کی طرف بلایا جا سکتا ہے۔حضورِانور نے فرمایا کہ ہر احمدی یاد رکھے کہ اس کے ساتھ احمدی کا لفظ لگا ہوا ہے۔اگر وہ تبلیغ نہیں بھی کرتا تو تب بھی وہ خاموش داعی الی اللہ ہے۔حضورِانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور حکمت کی باتوں کی سمجھ اسی وقت آتی ہے جب نفس کی پاکیزگی ہو اور نفس کی پاکیزگی اسی وقت ہوتی ہے جب عبادت کے اسلوب آتے ہوں۔

حضورِانور نے فرمایا:۔اگر کسی کے پاس دینی علم نہیں ہے جو اسے فعّال داعی الی اللہ بنا سکے تب بھی اس کا ہر فعل اور عمل دوسروں کی توجہ کھینچنے کا باعث بن سکتا ہے۔حضورِانور نے فرمایا کہ ہفتہ میں کچھ وقت دعوت الی اللہ کے لئے بھی نکالیں۔ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر بھی تبلیغ کا پروگرام بنائیں۔فرمایا:۔ اس طرح کم ازکم جماعتی تعارف تو ہو جائے گا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب یہاں یہ اظہار بھی ہونا شروع ہو گیا ہے کہ ہم نے مسلمانوں کا جو وسیع پیمانے پر قتلِ عام کیا تھا وہ غلط تھا اور ہمیں اس کی معافی مانگنی چاہیے۔فرمایا کہ یہ حالات جب خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں تو اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور

اس ملک میں اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔

فرمایا:۔ کہ مربیان کے ہفتہ میں ایک دن یا سال میں چند دن کے تبلیغی پروگرام بنانے سے پیغام نہیں پہنچ سکتا۔ وسیع اور باہمت منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک یا دو ورقہ پمفلٹ شائع کریں جس میں مختصر الفاظ میں احمدیت کا تعارف ہو اور ایم ٹی اے کا ویب سائٹ کا پتہ ہو۔ دلچسپی لینے والے خود بھی توجہ کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے اپنے علاقے کے بڑے مشہور لوگوں سے رابطے کریں۔ بڑے بڑے شہروں سے ہٹ کر چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں سیمینار کریں۔ مختلف مذاہب کے لیڈروں کو دعوت دیں اور ایک جلسہ منعقد کریں جس میں ہر مذہب والا اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔ کہ واقفینِ نو بچوں میں سے ایک تعداد جو یہاں پلے بڑھے ہیں جن کو سپینش زبان بھی اچھی آتی ہے جامعہ میں جانے کے لئے بھی اپنے آپ کو پیش کریں تا کہ اس زبان کو جاننے والے مبلغین کی کمی پوری ہو اور یہاں بھی اور دنیا میں اور جگہوں میں بھی جہاں سپینش بولی جاتی ہے ہم پیغامِ حق پہنچا سکیں۔

حضورِ انور نے آخر پر فرمایا:۔ کہ اس زمانے کے مامور کے ذریعہ اسلام کے پیغام کو پہنچانے کا جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کو احسن رنگ میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ ہال، کچن اور بنگلہ کی توسیع کے لئے تقریب سنگ بنیاد

4 بج کر 15 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رہائش گاہ سے باہر تشریف لا کر مسجد کی ملحقہ اراضی میں تعمیر ہونے والی تین نئی عمارات لجنہ ہال، کچن اور بنگلہ کی توسیع کا بالترتیب سنگِ بنیاد رکھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی مقدس و متبرک انگوٹھی کو اینٹ کے ساتھ لگا کر زیرِ لب دعائیں کرتے ہوئے ان جگہوں کے سنگِ بنیاد رکھے اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی لجنہ ہال اور کچن کی عمارتوں کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر حسب ذیل افراد جماعت کو بھی بنیادی اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1. مکرم مبارک احمد خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین) 2. مکرم محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر و مبلغ انچارج) 3. مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب 4. مکرم مبارک احمد ناصر صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ سپین) 5. مکرم افتخار احمد وڑائچ صاحب (صدر جماعت پیدرو آباد) 6. مکرم عبدالرزاق صاحب (نیشنل سیکرٹری جائیداد) 7. مکرم چودھری اعجاز احمد صاحب آرکیٹیکٹ (نمائندہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن لندن) 8. مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سپین 9. مکرمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ 10. عزیزم تحسین احمد (واقفِ نو) 11. عزیزم حنبل انور خان (واقفِ نو) 12. عزیزہ مریم (واقفہءنو) 13. عزیزہ ماریہ ندیم (واقفہءنو) 14. عزیزہ مناھل (واقفہءنو)

لجنہ ہال اور کچن کا سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنگلہ میں تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور نے بنگلہ کی عمارت میں توسیع کا سنگِ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب اور چوہدری اعجاز احمد صاحب نمائندہ احمدیہ آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن لندن کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سپین کے میٹنگ

7 بج کر 45 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سپین کے ساتھ میٹنگ کے لئے مسجد بشارت میں تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب سے میٹنگ کے ایجنڈا کے بارے میں دریافت فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے عرض کیا کہ حضور ایجنڈا تو کوئی نہیں ہے۔ اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرماتے ہوئے مجلس عاملہ کے تمام ممبران سے باری باری ان کے شعبوں کی کارکردگی کے بارے میں پوچھا۔

❁......سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ مرکزی طور پر منتخبہ کتب کے مطالعہ اور امتحان میں کتنے احباب جماعت نے حصہ لیا تھا۔ نیشنل مجلس عاملہ اور مقامی اور مقامی جماعتی عاملہ کے کتنے ممبران نے ان امتحانات میں حصہ لیا تھا۔ اپنی رپورٹ میں سب کی معین تعداد بیان کیا کریں تا کہ صحیح تجزیہ ہو سکے۔ منتخب کتب کے علاوہ بھی اگر کوئی کتب پڑھی جائیں تو ان کی بھی رپورٹ دیا کریں۔ علاوہ ازیں جماعتی لائبریری میں اردو اور سپینش کتب کی تعداد بڑھائیں۔

❁......فرمایا:۔ کتب کے امتحانات میں سب افراد جماعت کو شامل کرنے کے لیے کتب کے خلاصے تیار کروائیں اور سپینش میں بھی ترجمہ کروا کر سپینش بولنے والے احمدیوں کو دیں۔

❁......سیکرٹری مال صاحب کو فرمایا:۔ کہ کمانے والے افراد، خواتین اور طالب علموں کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں بنائیں اور خاص طور پر چندہ وصیت میں اس بات کو مدِ نظر رکھیں۔ فرمایا:۔ چندوں کا تعلق روحانیت سے ہے۔ اس لئے ایمان بالغیب اور نماز کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے۔ چندے تزکیہءنفس کا ذریعہ ہیں۔ یہ کوئی ٹیکس نہیں اور نہ ہی دکانداری ہے۔ قربانی کا معیار بڑھانا چاہیے۔ چندوں کے بارہ میں کسی کو یہ تأثر نہیں ملنا چاہیے کہ گویا اس پر چندہ ٹھونسا جا رہا ہے بلکہ ہمیشہ یہ تاثر ملنا چاہیے کہ چندہ اس نے اپنی خاطر اور اللہ کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ اگر کسی کو اپنی آمد کے مطابق چندہ ادا کرنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اس سے زبردستی نہ کریں بلکہ اسے چاہیے کہ وہ تخفیف کی درخواست دے کر کچھ عرصہ کے لیے کمی کروا لے حالت بہتر ہونے پر پھر شرح کے مطابق پورا چندہ ادا کرے۔

❁......حضور نے فرمایا: لیکن موصی کے لئے چندہ کی کوئی معافی نہیں ہے۔ اگر وہ چندہ وصیت نہیں دے سکتا تو اپنی وصیت منسوخ کروا لے۔

❁......حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ کہ میرا ہر خطبہ اور خطاب کسی خاص جگہ یا جماعت کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے ہوتا ہے۔

اس لیے مربیان میری ہدایات کو اپنے خطبوں، میٹنگوں اور درسوں میں دہراتے رہا کریں۔ ہر بات جو کہی جاتی ہے اسے اپنے لیے سمجھا کریں اور فوراً اس پر عمل درآمد کیا کریں۔

❁......حضور پرنور نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھے ہوئے لوگ اپنی مقامی جماعتوں میں دوسروں کو قرآن کریم سکھانے کا کام وقف عارضی کے طور پر کریں اور دوسرے متعلقہ ممالک میں بھی جایا کریں۔

❁......فرمایا: تبلیغ کے کام میں سب افراد جماعت کو شامل کریں۔ مربیان تبلیغ کا پروگرام بنا کر عاملہ میں پیش کریں۔ تبلیغ کے کام میں نئے نئے طریق استعمال کریں۔ چند صوبوں کے کچھ شہروں کا انتخاب کر کے ان پر مستقل محنت کریں اور بار بار وہاں جایا کریں اور ان سے مضبوط تعلق بنائیں۔ لوگوں کے رجحانات کا سروے کر کے تبلیغ کا کام کریں۔ مختلف طبقوں میں بٹے ہوئے افراد اور علاقوں کی فہرستیں اکٹھی کریں۔ لوگوں کی دلچسپی اور رجحانات کے مطابق عناوین چن کر لٹریچر تیار کریں اور کثرت سے اسے تقسیم کریں۔ فرمایا:۔ ایسا Comprihensive پروگرام بنائیں کہ جس میں کچھ پروگرام short Term ہوں اور کچھ Long Term ہوں۔

❁......مختلف مضامین کے حوالے سے ایک سوالنامہ بنائیں۔ جیسے اللہ کی ہستی موجود ہے کہ نہیں؟ خدا کی کیا ضرورت ہے؟ عیسائیت میں کتنی دلچسپی ہے؟ مذہب کیا ہے؟ اسکی ضرورت بھی ہے کہ نہیں اور اگر ہے تو کیا ہے اور کیوں ہے اور اسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ مذہب فساد پیدا کرتا ہے یا امن؟ دنیا کی بے چینی کی کیا وجہ ہے؟۔ فرمایا مذہب، اسلام اور خدا کی ہستی کے بارہ میں پہلے لوگوں کے Trends کا پتہ کریں اور پھر ایسے موضوعات پر مختلف چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں لیکچر دیں۔ اسی طرح ایک دو ورقہ پر مشتمل تعارف جس پر جماعتی ویب سائٹ اور ایم ٹی اے کا پتہ بھی درج ہو کم ازکم دو ملین کی تعداد میں تیار کر کے تقسیم کریں۔ پھر یہ کہ بڑے لوگوں میں بھی احمدیت کا تعارف ہونا چاہیے۔ اعلیٰ سطح پر رابطوں میں کمی ہے۔ اس کے لئے PR بڑھائیں۔ بڑے لوگوں میں تعارف کے سلسلے میں ہر صدر جماعت اپنے اپنے میئرز کو سال میں کم ازکم دس مرتبہ ملیں۔ مربیان بھی یہی کام کریں۔ ان کے تہواروں اور نئے سال پر ان لوگوں سے ملنے اور تحفے دینے سے بھی تعلق بڑھتا ہے۔ مقامی لوگوں اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات کو بھی بڑھائیں۔ ہر قوم اور علاقے کے لیے الگ الگ پروگرام بنائیں۔ مشنری انچارج ہر مشنری کو پروگرام بنا کر دیں اور پھر ان سے اس کی رپورٹ بھی لیا کریں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ویب سائٹ کے بارہ میں استفسار کرتے ہوئے فرمایا:۔ کہ اگر آپ کی کوئی ویب سائٹ نہیں ہے تو بنائیں اور اگر ہے تو اس میں جتنا بھی آپ کے پاس سپینش لٹریچر ہے وہ سارا ڈال دیں۔ بڑے شہروں والے تو عموماً بات نہیں سنتے لیکن چھوٹے شہروں اور قصبوں والے بات سنتے ہیں۔ اس لئے صرف روایتی سوال و جواب کی مجالس نہ لگائیں بلکہ ویب سائیٹ پر بھی لٹریچر ڈالیں جو ان کی توجہ کو جذب کرنے والا ہو۔ تھوڑا سا اپنا طریقہ بدلیں۔ ایم ٹی اے کی سی ڈیز سپینش لوگوں میں تقسیم کریں۔ چھوٹی جگہوں پر سیمینار منعقد کریں اور بار بار وہاں جائیں۔ لاطینی امریکہ کے لوگوں کی طرف بھی خصوصی توجہ کریں۔ ان میں مذہبی رجحان رکھنے والے لوگ کثرت سے مل جاتے ہیں۔

جو بات سپینش پریس میں اسلام کے حق میں نکلے اس کا کثرت سے پروپیگنڈا کریں اور اسے انہی کے خلاف استعمال کریں۔ انہوں نے یہ جو ہتھیار ہمارے ہاتھ میں دیا ہے کہ مسلمانوں کی نسل کشی کر کے ہم نے ظلم کیا ہے اور اس پر ہمیں مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے اس سے فائدہ اٹھانا اب آپ لوگوں کا کام ہے۔ اسے exploit کریں اور ایسے خیالات رکھنے والوں سے جا کر ملیں اور ان سے مستقل رابطے بڑھائیں اور اس کے لیے مستقل بنیادوں پر پروگرام بنا کر اس صورتحال سے فائدہ اٹھائیں۔ اشاعت کے سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ جماعتی رسالہ ضرور شائع کیا کریں۔ چاہے سال میں دو مرتبہ ہی سہی۔ آدھا اردو میں ہو اور آدھا سپینش میں۔

امن کانفرنسز پر میرے لیکچرز کا ترجمہ کر کے اور ان کی سی ڈیز تیار کروا کر بھی تقسیم کریں۔

ایم ٹی اے نے ایک. سی ڈی "One Leader One Community" کے عنوان سے تیار کی ہے اس کا بھی کافی اچھا اثر ہو رہا ہے۔ وہ بھی سپینش میں Dubb کر کے کثرت سے تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ کہ ہمارے مخالفین بعض دفعہ غلط قسم کی معلومات دے کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس کے لیے ہماری ایک ایسی ٹیم ہونی چاہئے جو غلط باتوں کی درستی کر کے لوگوں کو اصل حقیقت بتائے۔ اگر یہاں ان کے جوابات تیار نہیں ہو سکتے تو مرکز لندن سے رابطہ کر کے وہاں سے ان کے جوابات منگوائیں۔ بہرحال اب آپ کو تبلیغ کے لیئے نئے نئے رستے Explore کرنے پڑیں گے۔ اب سونے کا وقت نہیں رہا اور نہ ہی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہنے کا وقت رہا ہے۔ کریش پروگرام تیار کر کے کام شروع کریں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کی توجہ اب اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ آپ بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔

❁......امور عامہ کے متعلق ہدایت فرمائی کہ ان کا آدھے سے زیادہ کام تربیت کا ہے۔ خاص طور پر یہاں آ کر اسائلم لینے والے افراد کی نگرانی کریں تا کہ وہ غلط لوگوں کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔ ان کی مدد کریں۔ انہیں نوکری دلوائیں۔ ان کا جماعت سے تعلق بنائیں۔ جماعت کے نظام اور تربیت کے شعبہ سے انہیں Attach کریں۔ امور عامہ کا کام لوگوں کے پیچھے پڑنا نہیں بلکہ ان کے مسائل حل کرنا ہے۔ غلط کاموں میں ملوث افراد کو تنبیہ کرنا تو امورِ عامہ کے کاموں میں سے محض ایک کام ہے۔ اصل بات تو لوگوں کے مسائل حل کرنا اور ان کی مدد کرنا ہے۔

❁......حضور انور نے محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ بھی اپنا ایک رسالہ جاری کرے اور خدام کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ صنعت و تجارت والے

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر94

لقاء مع العرب —— (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے لقاء مع العرب کے حوالے سے کچھ عرض کیا تھا نیز مختلف پروگرامز سے عربوں کے بارہ میں حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے بعض ارشادات اوران سے متعلق بعض سوالات کے جوابات بھی پیش کئے تھے ۔اس قسط میں بھی مزید ایسے بصیرت افروز ارشادات وجوابات پیش خدمت ہیں۔

انگریز کا ایجنٹ ہونے کا الزام!!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پاک پر مخالفین کی طرف سے ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ برٹش ایجنٹ ہیں اس ضمن میں وہ آپ علیہ السلام کی سیالکوٹ میں ضلعی عدالت میں ملازمت کو دلیل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آپ کا برٹش گورنمنٹ کے ساتھ پہلا رابطہ تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

آپؑ کے دشمن جو پاکستان ، ہندوستان اور بعض عرب ممالک میں ہیں یہ الزام تراشی کرتے ہیں کہ آپ انگریز کا لگایا ہوا پودہ ہیں۔انگریز نے آپ کو اپنا ایجنٹ بنایا۔سیالکوٹ میں پہلی مرتبہ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ آپ کا جس رنگ میں رابطہ ہوا اس کا مختصر حال میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔جس وقت سیالکوٹ کی ضلعی عدالت میں آپ نے ملازمت اختیار کی اس وقت آپ کی عمر 29 سال تھی۔آپ ایک معمولی کلرک تھے ۔اس وقت کی برٹش گورنمنٹ کے خواب وخیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ وہ کسی 29 سالہ معمولی کلرک کو اپنی نمائندگی کے لئے مقرر کرے جو یہ دعویٰ کرے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ یہ تو ان مخالفین کی عقل وفراست کی انتہا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ وہ موقع ہے جب مرزا غلام احمد کا برٹش گورنمنٹ کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔لیکن یہ رابطہ کیسا تھا؟ وہ چھوٹے چھوٹے عیسائی پادری جو کچہری کے گرد چکر لگا کر عیسائیت کا پرچار کیا کرتے تھا آپ نے مسلمانوں کو ان پادریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کا مقابلہ کیا اور آپ اس وقت مسلمانوں کی طرف سے چیمپیئن تھے۔اس طرح یہ لوگ آپ کو انگریز کا ایجنٹ بناتے ہیں۔

(لقاء مع العرب بتاریخ 7 مارچ 1995ء)

ایجنٹ کون؟

ایک نشست میں حضور انورؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں برٹش ایجنٹ ہونے کے غلط پروپیگنڈے کا ذکر کرتے ہوئے عربوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔میں خصوصاً عربوں کو سمجھانے کیلئے بیان کر رہا ہوں کہ وہ جو احمدیوں پر اس الزام کی رٹ لگائے ہوئے ہیں کہ احمدی برٹش ایجنٹ ہیں ، بدقسمتی سے اس جھوٹ کی سزا میں اس وقت سارا عرب برٹش اور امریکہ کا ایجنٹ بنا ہوا ہے۔احمدیوں پر اس جھوٹے الزام کی سزا تو انہیں ضرور مل کر رہے گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کا یہ دعویٰ درست ہے کہ مرزا غلام احمد کو بچانے کیلئے برٹش گورنمنٹ آڑے آ گئی تھی تو پھر وہ خدا کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ انہیں تو برٹش گورنمنٹ کی عبادت کرنی چاہئے،اور یہی کچھ وہ کر رہے ہیں۔

جس وقت بھی انہوں نے احمدیت کے خلاف کوئی قدم اٹھایا احمدیت نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی اور ملکوں ملکوں میں پھیلتی چلی گئی ......خصوصاً عربوں کی ایک بڑی تعداد اب حلقہ بگوش احمدیت ہو رہی ہے۔

انہوں نے کہا تھا ہم اسے برباد کر دیں گے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے لگا لو زور جتنا لگا سکتے ہو۔اسی لئے ایک عجیب قسم کا ہیجان ان کے دلوں میں برپا ہے۔ عبد اللہ نصیف (مدیر جامعۃ ملک عبد العزیز،سعودی مجلس شوریٰ کے نائب رئیس اور سابق جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی۔ناقل) کو دیکھیں کیسی پریشانی لگی ہوئی ہے۔کہتا ہے کہ یہ کمتر اور بے حیثیت سے لوگ!انکی یہ جرأت اور مجال کہ ان کا اپنا مسلم ٹیلیویژن ہو اور ہم جو طاقتوں کے مالک ہیں اور دولت کے پہاڑوں پر براجمان ہیں ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک بڑا مسلم ٹیلی ویژن قائم کریں گے جو حقیقی اسلامی ٹیلیویژن ہوگا پھر دیکھیں گے کہ یہ احمدی کہاں ٹھہرتے ہیں اور انکی کیا حیثیت ہے؟

میں بھی ایک پیش خبری کرتے ہوئے متنبہ کرتا ہوں.........قرآن کریم شیطان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اس وقت جبکہ اس نے فرمانبرداری سے انکار کر دیا تھا اور کہا تھا کہ میں تیرے بندوں کے راستہ میں مچان لگاؤں گا اور انہیں بہکاؤں گا کہ اے شیطان جو کچھ تیرے بس میں ہے اور جس قسم کی بھی طاقت تجھے میسر ہے استعمال کر کے دیکھ، جس قسم کی بھی فوجی طاقت تجھے حاصل ہے میدان میں اتار لے اور اپنی Infantries اور Mountain Divisions اور شاہی دستے جو کچھ تیری طاقت میں ہے آزما کے دیکھ لے لیکن: إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَکَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (الحجر:43) میرے بندے،میرے بندے ہی رہیں گے اور تو کبھی بھی ان پر غلبہ یا دسترس حاصل نہ کر سکے گا۔یہی میرا جواب ہے کہ اے مخالفو!تم جب بھی جماعت کو مٹانے کی کوشش کرو گے تم دیکھو گے کہ ہر مرتبہ پہلے کی نسبت تمہیں زیادہ ہزیمت اور شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔سادہ ، غریب عرب لوگ نہیں جانتے کہ ہماری اصل حقیقت کیا ہے۔جب وہ ان کے اس مسلم ٹیلیویژن کو سنیں اور دیکھیں گے اور پھر جب اس ٹیلیویژن کا ہمارے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ سے موازنہ کریں گے تو ان کی اکثریت جو سادہ اور سچے لوگوں پر مشتمل ہے برملا اس امر کا اظہار کرے گی کہ ان کا مسلم ٹیلیویژن تو سراسر جھوٹ اور غلط پروپیگنڈہ ہے۔یہ اطلاعیں اور خبریں مجھے روزانہ بہت سے ممالک سے مل رہی ہیں۔

اس دنیا میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے احمدیت کا صرف نام سنا ہوا ہے اس کا حقیقی چہرہ نہیں دیکھا۔یہی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ احمدیت ہی اصل اور حقیقی اسلام ہے۔اور جب مُلّاں جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ احمدی انگریزوں کے ایجنٹ ہیں یا اسرائیل کے ایجنٹ ہیں تو عام لوگوں کو تو سچائی تک پہنچنے اور جانچنے کی طاقت ہی نہیں کیونکہ وہ تو قرآنی علوم سے بے بہرہ اور نابلد ہیں۔خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA بہت ہی اچھا حربہ اور ذریعہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ **اس لئے میں عبداللہ نصیف صاحب سے کہتا ہوں کہ تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو کرو۔اپنی دولت، اپنی طاقت جس حد تک تمہارے قبضہ میں ہے استعمال کر کے دیکھ لو۔ناکامی تمہارا مقدر ہے، کیونکہ تم خدا کی مخالفت کر رہے ہو۔اور ماضی کی سو سالہ مخالفت یہ ثابت کر چکی ہے کہ تم ہمیں ناکام و برباد نہیں کر سکے۔ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں نصیف بھی جمع ہو جائیں وہ کبھی بھی احمدیت کو مٹا نہیں سکتے کیونکہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔** (لقاء مع العرب بتاریخ 19 ؍نومبر 1994ء)

مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ جماعت میں شامل ہو جاؤ

ایک پروگرام کے آخر پر حضور انورؒ نے فرمایا:۔

میں ان عرب ناظرین سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں جو MTA پر یہ پروگرام دیکھتے ہیں۔ اب ان کی آنکھیں ان کے کانوں کی نسبت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ وہ اب ہمیں صرف سن ہی نہیں رہے بلکہ دیکھ بھی رہے ہیں۔اور وہ زبان جو احمدیت سے متعلق ان سے کلام کر رہی ہے وہ اس سے بہت مختلف ہے جو وہ ادھر ادھر سے سنا کرتے تھے۔وہ کلام کرنے والے شخص کو بات کرتے ہوئے سامنے دیکھتے ہیں کہ وہ کس انداز سے باتیں بیان کر رہا ہے۔ ہر وہ شخص جو فیصلہ کرنے کی استعداد رکھتا ہے انصاف کر سکتا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے یا منافق ہے یا سچا مومن ہے۔اس لئے **اے اہل عرب! اگر تم سچائی اور حقانیت کا نشان دیکھتے اور سمجھتے ہو کہ ایسا کلام کرنے والا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کیونکہ خدا ہی ہے جو دلوں کو بدلتا ہے اور راستی اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اب اسلام کی فتح جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ساری دنیا میں ہم بڑی عمدگی اور احسن طریق سے اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں تو پھر کیوں نہ تم بھی حق قبول کر کے مسیح موعودؑ کی اس پاکیزہ جماعت میں شامل ہو جاؤ۔**

(لقاء مع العرب بتاریخ 16 مارچ 1995ء)

امام مہدی علیہ السلام عربوں سے کیوں نہیں آئے؟

عربوں کے حوالے سے ایک سوال یہ بھی پوچھا گیا کہ عربوں کے ایمان لانے میں ایک یہ بات بھی حائل ہے کہ حضرت مرزا صاحب عربوں سے نہیں آئے جبکہ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ امام مہدی ان میں سے آئیگا۔

اسکے جواب میں حضورؒ نے فرمایا:

اسلام جزیرۂ عرب سے شروع ہوا اور قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام اولین کے دور میں تمام دنیا پر غالب نہیں آئے گا لیکن (لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ) میں یہ وعدہ ہے کہ وہ اسے تمام دنیا پر غالب کر دے گا۔عربوں نے دین اسلام کے دور اوّل میں اس کی تائید ونصرت کی اور بڑی قربانیاں دیں، لیکن یہ سب کچھ انہوں نے محض عربوں کی خاطر نہیں کیا بلکہ اسلام کے عظیم پیغام کی خاطر کیا۔اگر یہ بات درست ہے تو کیا اگر کوئی شخص یا کوئی اور قوم اسی پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں سب پر سبقت لے جانے والی ہو تو عرب صرف اس خیال سے پیچھے بیٹھے رہیں گے کہ یہ شخص عربی نہیں ہے؟ اگر اللہ مستقبل میں اسلام کے پھیلانے کیلئے ایک غیر عرب کو چن لیتا ہے تو تمہارا موقف کیا ہو سکتا ہے؟ کیا اسلام عربی ہے؟ اور کیا ان کا اس حجت پر پیچھے بیٹھے رہنے کا کوئی جواز ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اب غلبہ اسلام کی مہم ایک غیر عربی کے سپرد کر دی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا کہیں گے تو اس کے پس پردہ محرکات کھل کر سامنے آجائیں گے۔

اس کا جواب پہلے سے ہی قرآن کریم میں دیا جا چکا ہے: (أَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّکَ) کیا وہ خدا کی رحمت کو تقسیم کر سکتے ہیں؟ یہی سوال قبل ازیں خود آنحضرت ﷺ سے بھی کیا جا چکا ہے جب خود عربوں نے کہا:(لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْآنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ) کہ یہ قرآن ان دو عظیم بستیوں کے کسی اعلیٰ درجہ کے شخص پر کیوں نہ نازل ہو گیا۔

یہ کوئی نیا اعتراض نہیں جو صرف آنحضرت ﷺ پر ہی کیا گیا بلکہ جب بھی کوئی رسول خدا تعالیٰ نے بھیجا تو مخالفین کی طرف سے یہی سوال اٹھایا گیا کہ آخر اس کو ہی کیوں چنا گیا؟ اور ہمیں کیوں نہ چنا گیا؟ چنانچہ اس مسئلے کا تعلق چننے سے ہے۔کیا مبعوث کو چننے کا اختیار انسانوں کا ہے یا خدا کا؟ اگر انسانوں کا اختیار ہوتا تو کسی نبی کا انکار نہ کیا جاتا۔کیا نوح علیہ السلام کا انکار نہ کیا گیا؟ کیا ابراہیمؑ جس کو امام بنایا گیا اس کا انکار نہ کیا گیا؟

آخر یہ سوال کیوں کیا جاتا ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ محض انسانوں کے تکبر اور ان کی خود پسندی اور عُجب کا نتیجہ ہے۔کیونکہ انسان کی اندر یہ بات ہے کہ وہ ہر چیز کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا ہے اور ہر چیز کو اپنے زیر تصرف کر کے اپنی خدائی نافذ کرنا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا یہ غرور توڑنے کے لئے ان لوگوں میں سے اپنا رسول چنتا ہے جن کو یہ لوگ اپنے تکبر کی وجہ سے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔چنانچہ خدا تعالیٰ کی چنیدہ شخصیات کے بارہ میں نسلی بنیادوں پر اس طرح کے اعتراضات ہر زمانے میں اٹھتے رہے ہیں کہ ان میں سے کیوں؟ اور ان میں سے کیوں نہیں؟

اب یہ جائزہ لیتے ہیں کہ سوال کرنے والے کے ذہن میں کیا ہے؟ اگر آج ہم صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے اختیار واصطفاء کی بناء پر امام مہدیؑ کی اتباع کرنے پر تیار ہیں تو یہ سوال سرے سے ختم ہو جاتا ہے کہ عرب کیوں اس کی پیروی کریں؟ کیونکہ ایسی صورت میں یہ

سوال بھی اٹھے گا کہ جب اللہ اپنا اختیار واصطفاء عرب سے فرمائے گا اس وقت غیر عرب اس کی پیروی کیوں کریں؟

اور پھر یہ سوال چودہ سو سال قبل اٹھایا جانا چاہئے تھا، خصوصا اس لئے بھی جبکہ حقیقت میں غیر عرب زیادہ ترقی یافتہ، زیادہ تہذیب یافتہ، زیادہ تعلیم یافتہ، اور ایک زبردست تاریخ کے حامل تھے۔ عرب کے دائیں بائیں بڑی عظیم مملکتیں آباد تھیں ایک طرف فارس اور دوسری طرف روم کی حکومتیں آباد تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے نبی نہ چنا۔ کیا مذکورہ منطق کے تحت ان کا حق نہ بنتا تھا کہ سوال کرتے کہ ہم میں سے کیوں نبی نہیں آیا اور ہم کیوں عرب کے نبی کی پیروی کریں؟۔ اب بتائیں کہ کیا یہ سوال جائز ہے؟ اگر نہیں، تو پھر نہ پہلے تھا نہ آج ہے۔

یہ تو سوال ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی آکر اسلامی تعلیمات میں ہی تبدیلی کر کے پیش کرے اور محمد ﷺ کے پیغام کو بدل دے تو ہم اس کی پیروی کیوں کریں؟ ایسے شخص کے بارہ میں میرا جواب بھی یہی ہے کہ اس کی پیروی اور اس کی مدد و نصرت کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں۔ اگر وہ شخص خدا کے نزدیک جھوٹا ہوا تو اللہ خود ہی اس کا سد باب فرما دے گا۔ اس کے خلاف تمہیں کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جب فرعون کے لوگ موسیٰ علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنانے لگے تو اس کی قوم کے ایک شخص نے بڑی حکمت کی بات کی۔ اس نے کہا: (اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ) کہ اگر تمہارے خیال میں یہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال اس پر پڑے گا تمہیں قتل کے منصوبے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر یہ سچا ہے تو پھر جو وہ تمہارے متعلق پیشگوئیاں کرتا ہے وہ ضرور پوری ہو جائیں گی۔ یہ وہ سنہری اصول ہے جو ہمیں قرآن کریم نے بتایا ہے۔

اب اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آپ کے نزدیک اپنے دعوے اور تعلیم کے لحاظ سے اسلام کے دائرہ سے نکل جاتے ہیں تو آپ کا کام نہیں کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ اکیلا ہی اس کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر آپؑ قرآن کی طرف بلا رہے ہیں، اور اگر آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کی طرف بلا رہے ہیں اور ان اضافوں کو رد کر رہے ہیں جو تم نے صدیوں سے اسلام کی تعلیمات کے ساتھ لگا رکھے ہیں تو پھر وہ اسلام کی ان تعلیمات کا احیاء کر رہے ہیں جو محمد ﷺ

ھوالشافی

ھوالشافی ایک پرائیویٹ رجسٹرڈ چیریٹی ادارہ ہے جس کا مقصد عوام الناس تک صحت کے بارہ میں اور بیماریوں کے صحیح علاج یعنی ھومیوپیتھک طریقہ علاج کے بارہ میں صحیح آگاہی دینا ہے۔ اس مقصد کے لئے ادارہ ایک سہ ماہی شمارہ بھی شائع کرتا ہے جس میں ھومیوپیتھک طریقہ علاج اور عمومی صحت کے بارہ میں مفید مضامین اور معلومات ہوتی ہیں اس شمارہ کی سالانہ فیس صرف £10 ہے۔ مندرجہ ذیل E-Mail کے ذریعہ باقی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

howashafi@hotmail.co.uk

لے کر آئے تھے۔ سو تم نے قبول نہیں کرنا تو نہ کرو، ہاں اتنا کہنے کا اختیار ہے کہ ہم نہیں مانتے اور اللہ تمہارا سد باب کرے۔ لیکن اس کا آپ کے عربی ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

(لقاء مع العرب بتاریخ 16 جنوری 1996ء)

فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں

ایک پروگرام میں حضور انورؒ نے سورہ جمعہ کی آیات کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی آخرین میں بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سوال ہوا کہ دین آپ کے آنے سے کامل ہو چکا ہے پھر یہ آخرین کون ہیں؟ کیا بعد کے زمانہ میں آپؐ دوبارہ ظہور فرمائیں گے تو آنحضرت ﷺ نے کسی عرب کا انتخاب نہیں کیا بلکہ آپ کی مجلس میں صرف ایک ہی غیر عرب تھا اور آپ نے اسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَآءِ یعنی اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو ان میں سے ایک شخص اس کو وہاں سے بھی واپس لے آئے گا۔

اس مضمون کو بتفصیل بیان فرمانے کے بعد حضورؒ نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:

آپ لوگ اور جو بھی عرب اس پروگرام کو سن رہے ہیں یاد رکھیں کہ یہ آیت آپ لوگوں سے سیادتِ عرب نہیں چھین رہی، کیونکہ اس آیت میں مذکور عجمی ایک عرب وجود یعنی آنحضرت ﷺ کا کامل مطیع و غلام ہو گا۔ آپ کا اثر و رسوخ تو عالمگیر ہے۔ جو کچھ بھی آئندہ اس دنیا میں رونما ہونے والا ہے وہ اس عرب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی میں رونما ہوگا۔ اس لئے آپ لوگوں کو اس سلسلہ میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت پر جب عجمیوں نے یہ اعتراض اٹھایا کہ عربوں سے ہی کیوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّکَ؟ کیا تیرے رب کی رحمت کو تقسیم کرنے کا اختیار ان کا ہے؟۔

(لقاء مع العرب 21 مارچ 1995ء)

اہلِ بوسنیا کے لئے عرب امداد کے اصل محرک

جب بوسنیا کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹی تو ایک طرف مغربی طاقتوں کی پشت پناہی میں عیسائیوں نے ان کی امداد کے ساتھ چرچ کے دروازے بھی کھول دیئے اور اسلام سے کسی قدر پہلے ہی دور یہ مسلمان مجبوری کے عالم میں عیسائیت کے اس جال میں پھنسنے لگے۔ اس وقت بوسنین مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک جماعت احمدیہ تھی جو مختلف طریقوں سے کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت اسلامی اور خصوصاً تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کی طرف سے امداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ اور ان دنوں میں پاکستان اقوام متحدہ میں سیکیورٹی کونسل کا چیئرمین تھا۔ اس ساری صورتحال کے بیان کے بعد حضور رحمہ اللہ نے ایک پروگرام میں بتایا:

ہم نے یہ سوچ کر کہ وہ پاکستانی ہے اس لئے ہماری اس معاملہ میں بات سنے گا اور بوسنین کی مدد کے لئے کوئی کارروائی کرے گا۔ جب میں نے ایک وفد اس کے پاس بھجوایا۔ تو اس کا جواب تھا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم کہتے ہو کہ باقی دنیا بوسنین کی امداد کے لئے کافی کچھ نہیں کر رہی، میں تمہیں مسلمان عرب ملکوں کی افسوسناک حالت بتاتا ہوں کہ ان عرب ملکوں نے بوسنیز کی مدد کے لئے جو بھی وعدے اقوام متحدہ سے کئے ہیں ان میں سے ابھی تک ایک بھی پورا نہیں کیا۔ ان عرب ممالک کا عذر یہ تھا کہ بوسنیا کی اندرونی حالت خانہ جنگی کی ہے، حالات بہت خراب ہیں، بارڈر بند ہو چکے ہیں، ہم براہ راست ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ اقوام متحدہ نے کہا ٹھیک ہے پھر جو بھی امداد ہے ہمیں دو ہم ان بوسنین تک پہنچانے کا انتظام کریں گے ....لیکن ان عرب ممالک کو اقوام متحدہ کی یہ تجویز بھی پسند نہ آئی، اور بوسنین اب بھوک، پیاس اور بیماریوں اور ناکافی خوراک کے باعث ہزاروں کی تعداد میں مر رہے ہیں..........اس کے باوجود ان مسلمان ملکوں پر کچھ اثر نہیں ہو رہا..........۔

میں نے تمام دنیا کے احمدیوں کو ہدایت کی کہ اس سلسلہ میں کوششیں شروع کر دیں..........احمدیوں نے حیرت انگیز ردّ عمل دکھایا یہاں تک کہ احمدی عورتوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے اپنے زیورات، چوڑیاں، انگوٹھیاں اور جو بھی قیمتی گہنے تھے پیش کر دیئے..........۔

میں نے احمدیوں کو ہدایت کی کہ وہ ان تمام مسلمان ممالک، ان کی حکومت کے کارندوں اور سرکردہ لیڈرز کو نیز ان ملکوں کے سفارتی نمائندوں کو خواہ جو کوئی بھی ہوں احتجاجی اور یاددہانیوں کے خطوط لکھیں..........اس کثرت کے ساتھ خطوط کی بوچھاڑ کی گئی کہ ان کی حکومت کو اس کی بازگشت سنائی دی......

اس کارروائی کا اتنا زبردست اثر ہوا کہ اس کے جواب میں ہمیں عرب ملکوں کی طرف سے تہنیت کے خطوط ملنے لگے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا کہ ہم ایک ملین اور دو ملین ڈالرز کی امداد دے رہے ہیں اور عام لوگوں کو معلوم بھی نہیں کہ امداد کا یہ سلسلہ کن کی کوششوں اور تحریک سے شروع ہوا۔ اور خدا کے فضل سے جب انہوں نے مدد دینی شروع کی تو پھر خدا نے بھی ان کے دل کھول دیئے۔

(لقاء مع العرب بتاریخ 3 جنوری 1995ء)

فَبَایِعُوْہُ

حاضرین مجلس میں سے کسی نے سوال کیا کہ عرب دنیا کے عام مسلمانوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ ہم دیندار ہیں اور احکام دینیہ پر پورا پورا عمل کرنے والے ہیں، ہم قرآن کو سمجھتے ہیں اور سنت رسول پر عمل کرنے والے ہیں اس وجہ سے ہمیں احمدیت میں شامل ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ انہیں کیا جواب دیا جائے؟

حضور انورؒ نے فرمایا: انہیں یہ بتانا چاہئے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آپؐ کو جو بھی خدا تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اس کے مطابق ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ اکثر مسلمان اور ان کے علماء اور لیڈر دین سے برگشتہ، غافل اور کنارہ کش ہو جائیں گے۔ اپنی کوششوں میں غیر متحد ہوں گے اور ان میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ اور حقیقت میں لوگ اصل قبلہ کو گم کر بیٹھیں گے۔ اگر یہ لوگ جن کی آپ بات کر رہے ہیں اس بات کو نہیں مانتے تو پھر یہ بالکل بھی نیک لوگ نہیں ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی مومن ان باتوں سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس مسئلہ کا حل بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی میں بیان ہوا ہے۔ آپؐ نے اس کا حل یہ نہیں بیان فرمایا کہ جو تم پسند کرتے ہو یا جسے تم اچھا سمجھتے ہو اس مسلک کو اختیار کئے رکھو۔ بلکہ اس مسئلہ کا حل یہ بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ امام مہدی کو بھیجے گا اور جب تمہارے کانوں میں اسکی آمد کی خبر پہنچے اور تمہیں معلوم ہو کہ وہ آگیا ہے تو اس وقت بے شک تمہیں اپنے گھٹنوں کے بل بھی چل کے جانا پڑے اور برف کے تودوں پر سے بھی گزرنا پڑے تو اسکے پاس جاؤ "فَبَایِعُوْہُ" پس اسکی بیعت کرو۔ اور اگر یہ حدیث نہ بھی ہوتی تو بھی Common Sense تقاضا کرتی ہے کہ اگر ایک شخص کو خدا تعالیٰ کھڑا کرتا ہے تو اسے مانا جائے اور اس پر ایمان لایا جائے۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے اس نبی پر ایمان نہیں لاتا تو کیا پھر بھی وہ شخص جسے تم نیک بتا رہے ہو، نیک اور صالح کہلا سکتا ہے۔ نیک وہ ہے جو خدا کے حضور نیک لکھا جاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو ہر حال میں خدا تعالیٰ کے رسول پر ایمان لانا اور اسے قبول کرنا لازم ہے..........اگر وہ چاہتے ہیں کہ نیک لوگوں میں ان کا شمار ہو تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سچائی کے ثبوت اور دلائل طلب کریں۔ بعد اس کے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ صداقت کے جو ثبوت اور دلائل انہیں دیئے گئے ہیں اور احمدیت کے متعلق جو انہوں نے مطالعہ کیا ہے اس سے ان پر یہی ظاہر ہوا ہے کہ احمدیت جھوٹی ہے اس میں کوئی سچائی نہیں تو پھر وہ بے شک اسی نہج پر رہیں جس پر وہ چل رہے ہیں۔ کیونکہ پھر کوئی اور چارہ یا اختیار نہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ ایک آواز اٹھتی ہے تو کوئی نیک انسان یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ اس سے بالا ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو اس سے بالا سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں اس کا شمار کسی اور گروہ میں ہوگا جس کا ذکر قرآن کریم میں آچکا ہے۔ (لقاء مع العرب بتاریخ 25 نومبر 1995ء)

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁❁

watch MTA live
audio and video broadcast
❁❁❁
Weekly sermons in Urdu / English
❁❁❁
Questions & Answers and much much more
❁❁❁
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
❁❁❁
Visit our official website
www.alislam.org

خطبہ جمعہ

فرانس، سپین، اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور سٹراس برگ کے نہایت کامیاب و بابرکت دورہ کے اہم واقعات کا مختصر مگر نہایت جامع اور روح پرور تذکرہ

جن ملکوں کا مَیں نے دورہ کیا ہے وہاں ہر بیعت کرنے والا چاہے وہ عربی بولنے والے ممالک سے تعلق رکھتا ہے یا وہاں کا مقامی ہے اس میں ایسا اخلاص ہے جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔

بہت سے لوگوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بعض کو خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف رہنمائی فرمائی

ایم ٹی اے العربیہ اور ایم ٹی اے کے دوسرے چینلز کے ان تمام کارکنان کے لئے بھی دعا کی تحریک جو سکرین کے پیچھے رہ کر غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سپین میں جماعت کی دوسری مسجد کا سنگ بنیاد۔ ٹیورین اٹلی میں 'کفن مسیح' کی زیارت اور ممتاز پادریوں سے گفتگو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب سے نجات اور لمبی عمر پا کر طبعی وفات اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کا پُر اثر تذکرہ

(فرانس، سپین، اٹلی، سوئٹزرلینڈ اور سٹراس برگ کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال اور تائید و نصرت اور قبولیت اور شیریں ثمرات کا نہایت مفید، معلوماتی اور ایمان افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 30 /اپریل 2010ء بمطابق 30 شہادت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ چند ہفتے مَیں یورپ کے بعض ممالک کے سفر پر رہا ہوں۔ ان دنوں میں پہلے تو وکالت تبشیر جو گذشتہ چند مہینوں سے پروگرام بنا رہی تھی وہ افریقہ کے بعض ممالک کے دورے کا تھا۔ اس کے لئے تیاریاں بھی ہو رہی تھیں۔ جائزے بھی شروع ہو چکے تھے۔ مغربی افریقہ کے بعض ایسے ممالک جن میں مَیں پہلے نہیں گیا سیرالیون وغیرہ، ان جماعتوں کا مطالبہ بھی تھا اور میری خواہش بھی تھی۔ لیکن پھر ان ممالک سے جنوری فروری میں اطلاعیں آنی شروع ہو گئیں کہ سیاسی بھی اور ملکی بھی حالات ایسے نہیں ہیں کہ دورہ کیا جائے۔ تو بہرحال اس وجہ سے پھر وہ دورہ ملتوی کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی اسی میں مرضی تھی۔ لیکن یہ دورہ ملتوی کرنے کے بعد بھی میرا کسی ملک کے دورہ کا پروگرام نہیں تھا۔ پھر سپین کے جلسہ کی اطلاع ملی تو سپین جانے کی دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ پھر اٹلی کے مشن ہاؤس وغیرہ خریدے گئے تھے وہاں جانے کا خیال آیا۔ جب اٹلی کا پروگرام بنا تو سوئٹزرلینڈ والوں نے کہا کہ اب قریب آ گئے ہیں تو وہاں کا بھی دورہ کر لیں، اس کا دورہ کئے بھی کئی سال ہو گئے ہیں۔ بہرحال بغیر کسی planning کے یہ پروگرام بنتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سفر میں بڑی برکت عطا فرمائی اور یہ سفر جہاں ان متعلقہ جماعتوں کے افراد کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا، میرے لئے بھی بنا اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی حکمتوں کا مزید ادراک پیدا ہوا۔

سپین کے دورے کا پروگرام بنانے کے بعد بھی میں نے سپین جماعت کو نہیں بتایا تھا کہ جلسہ میں شرکت کر رہا ہوں۔ اندازاً ان دنوں کا پروگرام تھا۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ شاید میرا جماعتی جائزے کا دورہ ہو گا یا شاید کچھ سیر کا دورہ ہو۔ تو یہاں جانے سے پہلے امیر صاحب سپین کا پیغام آیا کہ ان دنوں میں جلسہ بھی ہے جو پہلے سے مقرر شدہ ہے اور جلسہ سے ایک دو دن پہلے آپ آ رہے ہیں۔ اگر فوری طور پر جلسے میں شمولیت ان دنوں میں مشکل ہو جائے تو جلسے کو ایک ہفتہ آگے کر لیا جائے؟ تو میں نے انہیں کہا کہ میرے علم میں ہے کہ جلسہ ہے اور اسی لئے میں نے یہ تاریخیں مقرر کی ہیں جلسہ آگے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال بتانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ دورے کا پروگرام پہلے سے کسی معین اور منظور شدہ پروگرام کے بغیر بنا تھا۔ یہاں تک کہ جیسا کہ میں نے کہا سپین کی جماعت جن کا جلسہ ہو رہا تھا، انہیں بھی پوری طرح یقین نہیں تھا کہ میں جلسہ میں شامل ہوں گا۔

اس سفر میں پہلا قیام فرانس کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراکش، الجزائر وغیرہ کے لوگوں میں جو ان یورپین ممالک میں رہ رہے ہیں، جماعت کی طرف بڑی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور بڑی بیعتیں ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بعض جزیرے جو فرانس کے زیرِ اثر ہیں جن میں افریقن آبادی ہے۔ اسی طرح افریقہ کے فرانسیسی بولنے والے علاقے ہیں ان کے جو افراد فرانس میں آئے ہوئے ہیں ان میں سے بھی بیعتیں ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تعداد میں ہو رہی ہیں۔ یہ لوگ بڑے فعال اور فوری طور پر نظامِ جماعت میں سموئے جانے والے بن رہے ہیں۔ نیشنل مجلس عاملہ میں بھی ان نومبائعین میں سے ایک اچھی تعداد شامل ہے۔ فرانس میں ایک فرنچ اور ایک بیلجیئم اور مراکش کے چند باشندوں نے بیعت بھی کی تھی اور بیعت کے دوران بھی عجیب جذباتی کیفیت ان پر طاری تھی۔ بہت سے نومبائعین کی پہلی ملاقات تھی۔ ان کے بھی عجیب جذبات تھے۔ کئی ایک ایسے تھے، جب میں ان سے پوچھتا کہ کوئی بات یا سوال؟ تو یہی کہتے تھے کہ دعا کریں کہ ہمارے ایمان میں ترقی ہو۔ ہمارے تقویٰ میں ترقی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی ایک لگن ان لوگوں میں ہے۔ خلافت سے وفا کے تعلق کا اظہار بھی وہ کرتے تھے اور ان کی آنکھوں اور حرکات سے بھی وہ نظر آتا تھا اور جو ان کے جذبات تھے اس کا بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ رپورٹیں شائع ہوں گی ان میں آپ پڑھ لیں گے یا ہو سکتا ہے پڑھ بھی لی ہوں۔ لیکن ان نومبائعین کی حالت کو میرے خیال میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اور صرف فرانس میں ہی نہیں، جن ملکوں کا میں نے دورہ کیا ہے، وہاں ہر بیعت کرنے والا چاہے وہ عربی بولنے والے ممالک سے تعلق رکھتا ہے یا وہاں کا مقامی ہے اس میں ایسا اخلاص ہے جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ عربی بولنے والوں میں

سے تو ہر ملک کے احمدیوں نے مجھے بتایا کہ ایم۔ٹی۔اے تھری العربیہ جو ہے، اس کے ذریعے سے ہمیں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ پھر یہ کہ ہم نے یہ پیغام سن کر دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی۔ بعض ایسے بھی تھے جن کو خدا تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعے خود رہنمائی فرمائی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی خلیفہ کو خود خواب میں دیکھا۔ ایم ٹی اے العربیہ کا میں نے کہا ہے۔ وہ لوگ جب بھی اس کا ذکر کرتے تھے تو ایم ٹی اے تھری العربیہ کی ٹیم کے افراد کو نام بنام دعائیں دیتے تھے۔ خاص طور پر وہ افراد جو سوال و جواب کی الحوار المباشر کی مجلس میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزا دے اور ان کے ایمان و ایقان اور اخلاص میں اضافہ کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے میں دن رات مصروف ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے دوسرے چینلز بھی ہیں۔ ان کے تمام کارکنان کو بھی اللہ تعالیٰ جزا دے جو سامنے تو نہیں آتے لیکن سکرین کے پیچھے غیر معمولی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بہرحال میں فرانس کی بات کر رہا تھا۔ فرانس میں مخلصین کے درمیان میرے دو دن پلک جھپکتے میں گزر گئے۔ پتا نہیں لگا کتنی جلدی گزرے اور سپین کے لئے روانگی ہوئی۔

دو دن کے سفر کے بعد سپین (پیدرو آباد) جہاں ہماری مسجد بشارت ہے، ہم وہاں پہنچے۔ وہیں دو دن کے بعد جلسہ بھی شروع ہونا تھا۔ احباب جمع ہوئے تھے۔ پرتگال سے بھی احبابِ جماعت آئے ہوئے تھے۔ مراکش سے بھی جماعت کے افراد آئے ہوئے تھے۔ پرتگال ابھی تک سپین کے زیرِ انتظام ہے۔ اس لحاظ سے کہ سپین کے مشنری انچارج جو ہیں وہی اب تک پرتگال کی جماعت کو بھی سنبھالتے تھے۔ میرے جانے سے پہلے مبلغ کے آنے کی کوشش ہو رہی تھی اور اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو بھی فعّال کرے۔

پرتگال میں بھی مسجد کے لئے رقبہ لینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ تقریباً سودے کے قریب ہے۔ اللہ کرے پرتگال میں بھی جلد مسجد بن جائے اور جماعت کی ترقی کا باعث بنے۔ پرتگال میں بھی مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کی ایسی بڑی تعداد ہے جو مذہب میں دلچسپی رکھنے والی ہے اور وہاں خاصی تعداد میں بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ لیکن سنبھالنے کے لئے اور مزید تبلیغ کے لئے مسجد بہت ضروری ہے۔ مسجد بننے سے انشاء اللہ تعالیٰ مقامی لوگوں میں بھی امید ہے تبلیغ کا میدان کھلے گا۔ وہاں جو نئے مبلغ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ صحیح طور پر کام کر سکیں۔

اسی طرح مراکش کی جماعت کے صدر صاحب بھی بعض افراد کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ سپین کے قریب ہونے کی وجہ سے شروع میں سپین کے ذریعے ہی وہاں جماعت قائم کی گئی تھی۔ اب ماشاء اللہ یہ جماعت بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی جماعت ہے۔ اخلاص و وفا میں بھی بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح سپین میں بھی عربی بولنے والے احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ یہاں بھی چند بیعتیں ہوئیں اور دستی بیعت کا بھی پروگرام بنا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان و ایقان میں برکت ڈالے۔ ترقی عطا فرمائے۔

سپین کا جلسہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جو مہمان آئے تھے وہ بھی بڑا اچھا اثر لے کر گئے۔ بعض نے بعد میں مجھ سے ملاقات کی اور اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

میں نے گزشتہ دورہ سپین میں 2005ء میں ویلینسیا میں جماعت کی دوسری مسجد تعمیر کرنے کا اظہار کیا تھا اور جماعت کو تلقین کی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے قریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ کے اندر اندر ہی ایک جگہ ایک پلاٹ اور اس پر بنا ہوا ایک گھر جماعت کو خریدنے کی توفیق عطا فرمائی جو مشن ہاؤس اور سینٹر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ لیکن وہاں کی کونسل کی طرف سے بعض روکیں کھڑی کی جا رہی تھیں جس کی وجہ سے ابھی تک باوجود مسجد کا پلان کونسل میں جمع کروانے کے مسجد کی تعمیر کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ اب وہاں حالات میں کچھ تبدیلی کی صورت پیدا ہوئی ہے اور امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کی اجازت مل جائے گی۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا میں وہاں مسجد کی بنیاد بھی رکھ آیا ہوں۔ دعا کریں جو کاغذی کارروائیاں ہیں، روکیں ہیں اللہ تعالیٰ وہ بھی اب دور فرما دے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں وہاں مسجد کی تعمیر کی توفیق دے اور وہ مسجد پھر اس علاقے میں احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بن جائے۔ جہاں مسجد کی جگہ ہے وہ بڑا خوبصورت علاقہ ہے۔ اچھی جگہ ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بننے کے بعد اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا موقع ملے گا اور لوگوں کو اسلام اور جماعت کے بارے میں جو غلط تحفظات ہیں وہ بھی دور ہوں گے۔ ویلنسیا کے علاقے میں مسلمانوں کی آبادی سولہویں صدی تک رہی ہے اور اس علاقے کے مسلمانوں نے بڑی قربانی دے کر تین چار سو سال بعد تک اسلام اپنے اندر قائم رکھا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ علاقہ دوبارہ اسلام کی آغوش میں آ جائے۔

اسی طرح پیدرو آباد کے قریب اب جماعتی ضروریات کے تحت مسجد کے ساتھ تعمیر کی ضرورت تھی۔ جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ لجنہ ہال اور ایک گیسٹ ہاؤس وغیرہ کی تعمیر کی بنیاد بھی رکھی گئی۔ سپین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل عاملہ کی میٹنگ میں ان کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی اور دوسرے بعض معاملات کی بھی منصوبہ بندی ہوئی۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب اس بارے میں تیزی پیدا کریں گے اور جو سستیاں ہوئی ہیں ان کا مداوا کریں گے۔ اللہ ان کو بھی توفیق دے۔ جب دنیا میں اسلام کے خلاف جگہ جگہ محاذ ہے تو یہی وقت تبلیغ کا بھی ہے۔ یہی میں نے ان کو بھی کہا اور ہر ایک کو کہتا ہوں۔ لوگوں کی توجہ ہے اور نیک فطرت لوگ جو ہیں جب مخالفت کی باتیں سنتے ہیں تو حقیقت بھی جاننا چاہتے ہیں۔ میرے مختلف جگہوں پر جانے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہوتی تھی تو ہمارے لوگوں کو احمدیت کے تعارف میں کچھ لٹریچر ان لوگوں کو دینے کی توفیق بھی ملتی تھی، موقع مل جاتا تھا۔ بہرحال سپین کے سفر میں دس بارہ دن مصروفیت میں گزرے۔ ان کی رپورٹیں بھی جیسا کہ میں نے کہا آپ پڑھ لیں گے۔

یہاں سے تقریباً تین دن کے سفر کے بعد ہم اٹلی پہنچے ہیں۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہر جگہ مشاہدہ کیا ہے۔ اٹلی ایک ایسا ملک ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ مبلغین بھی وہاں بھجوائے گئے تھے۔ لیکن بعض نامساعد حالات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1937ء میں ملک محمد شریف صاحب کو روم جانے کا حکم فرمایا تھا اور ان کی تبلیغ سے 1940ء تک کچھ لوگ احمدیت میں داخل بھی ہوئے تھے۔ پھر جنگ کے حالات کی وجہ سے ملک صاحب کو 1944ء تک جنگِ عظیم دوئم کے حالات کی وجہ سے دشمن کے قیدی کیمپ میں رہنا پڑا۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مکرم محمد ابراہیم خلیل صاحب اور مولوی محمد عثمان صاحب کو اٹلی بھجوایا اور ملک صاحب کو امیر مقرر کیا۔ ملک صاحب نے ان دونوں کو سسلی بجھوا دیا۔ سسلی بھی اٹلی کا وہ جزیرہ اور علاقہ ہے جہاں تقریباً 260 سال تک مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ یہاں پہلے تو مبلغین کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک دفعہ تو ان کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر نکل جانے کا نوٹس بھی ملا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حکومت نے نکل جانے کا نوٹس کینسل کیا اور کچھ عرصہ وہاں رہے۔ لیکن بہرحال مشکل حالات ہی تھے، اٹلی کا مشن بند ہو گیا۔ اور ان واقعات کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ ان مبلغین کے بڑے ایمان افروز واقعات ہیں۔ ان کا ذکر بھی ہو سکتا ہے رپورٹ لکھنے والے کچھ نہ کچھ رپورٹ میں دے دیں گے انشاء اللہ۔ جیسا کہ میں نے کہا جب مشن بند ہوا تو یہ دونوں مبلغین وہاں سے چلے گئے لیکن ملک شریف صاحب اپنے گزارے کا سامان خود پیدا کر کے 1955ء تک اٹلی میں رہے ہیں اور تبلیغ کا کام کیا ہے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 339 تا 344 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) اس کے بعد باقاعدہ رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے جو احمدی وہاں ہوئے تھے (ان کے زمانے میں تیس چالیس کا ذکر تو انہوں نے ایک جگہ پہ کیا ہوا ہے) ان کی نسلوں میں آگے شائد احمدیت قائم نہیں رہی۔ بہرحال اب اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے ہیں کہ پاکستانی احمدی بھی اچھی تعداد میں وہاں پہنچے ہیں۔ نیز گھانین احمدی بھی کافی تعداد میں وہاں ہیں۔ بلکہ ایک شہر کی جماعت ہی پوری گھانین احمدیوں کی ہے۔ اور عربوں میں مراکش اور الجزائر وغیرہ کے لوگوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت بن رہی ہے۔ ان عربی بولنے والوں والے احمدیوں کی فدائیت کا تو عجیب حال ہے۔ جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ ان کا یہاں بھی یہی حال ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد جذبات سے مغلوب ہو کر رونے لگ جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک خطبے میں ذکر کیا ہے کہ جماعت کو مشن ہاؤس اور سینٹر خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ 2008ء میں یہ خریدا گیا تھا اور مسجد کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے اور میئر اور مقامی کونسلر وغیرہ جو ہیں اس کے لئے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور جلد یہاں بھی مسجد بنانے کی توفیق ہمیں مل جائے۔ یہاں بھی دو تین احباب و خواتین نے بیعت کی۔ اور اسی طرح گزشتہ چند ماہ میں جو بیعت کرنے والے ہیں، انہوں نے بھی دستی بیعت کی۔ الحمدللہ۔

یہاں ایک ریسپشن کا پروگرام بھی جماعت نے بنایا تھا جس میں ہمارے سینٹر بیت التوحید کے علاقے یعنی اس شہر کے میئر (اس شہر کا نام کافی لمبا ہے san pietroin casale سان پیاٹرو ان کسیلے) اور کونسلر تھے اور پڑھے لکھے لوگ بھی تھے۔ پولیس افسران بھی تھے۔ اس میں ساتھ کے جو شہر ہیں ان کے میئر تھے۔ ایک شہر کے میئر کے نمائندے آئے ہوئے تھے اور سب نے جماعت کے بارے میں بڑا اچھا اظہارِ خیال کیا۔ جماعت کی خدمات کو سراہا۔ تعلیم کو سراہا۔ آخر میں میں نے بھی قرآنِ کریم کے حوالے سے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اسلام کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کے متعلق بیان کیا اور اس زمانے کے امام اور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتایا ہے اس کے حوالے سے بات کرتے ہوئے اسلام کے نام سے بلاوجہ نفرت کرنے کی بجائے اس خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر یہ بتایا کہ ہمارے اس سینٹر کے حوالے سے چند ماہ پہلے اس علاقے میں ہمارے خلاف بڑا شور اٹھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس علاقے کے میئر اور ہمسایہ شہر کے میئر اور ہمارے آرکیٹیکٹ جو اٹالین ہی ہیں، اور مشن ہاؤس کی Renovation کا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے حق میں اس علاقے میں بڑا کام کیا۔ بہرحال میں نے ان کو بتایا کہ اسلام کی تعلیم تو بڑی خوبصورت تعلیم ہے اس لئے نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے آپس میں محبت اور پیار سے رہنا چاہئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ریسپشن بھی اچھی رہی۔ اللہ کرے کہ اس کے بعد ہمارے حق میں مزید زمین ہموار ہو جائے۔ یہاں کے بعض تاریخی شہر بھی دیکھنے کا موقع ملا۔

یہاں چار پانچ دن قیام کے بعد سوئٹزرلینڈ روانہ ہوئے۔ لیکن مجھے لندن سے جانے سے پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ ٹیورین میں اس کپڑے کی نمائش ہو رہی ہے جسے یہ کفنِ مسیح کہتے ہیں اور جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے اتار کر لپیٹا گیا تھا۔ صدر جماعت نے پوچھا کہ کیا آپ اس کو دیکھنا پسند کریں گے؟ یہیں مجھے اطلاع مل گئی تھی۔ میں نے کہا انشاء اللہ ضرور دیکھیں گے۔ انہوں نے وہاں چرچ کی انتظامیہ سے بات کی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بڑی خوشی ہوگی اگر جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ اسے دیکھنے آئیں اور ہم اس کے لئے خاص انتظام بھی کر دیں گے۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ جاتے ہوئے شہر ٹیورین راستے میں آتا ہے۔ ہم دوپہر کے وقت وہاں پہنچے ہیں اور شام پانچ بجے اس چرچ میں گئے ہیں جہاں اس کی نمائش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتظام ہوا ہے۔ میرے ذہن میں نہیں تھا کہ نمائش لگی ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ غالباً میر محمود احمد صاحب کی طرف سے اطلاع آئی تھی کہ یہ نمائش لگ رہی ہے اور لندن سے کسی کو بھیج دیں تا کہ دیکھ لے اور آج کل اس زمانے میں بھی ہمارا جماعت احمدیہ کا کوئی عالم اس کا گواہ بن جائے کہ اس نے یہ شراؤڈ (shroud) دیکھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی عالم کی بجائے مجھے خود ہی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ خود دیکھ لوں۔ اٹلی کے پروگرام کے باوجود جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ٹیورین جانا ہوگا۔ جو روٹ بنا اس کے راستے میں ٹیورین بھی آتا ہے۔ اگر نہ بھی آتا تو جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اس نمائش کی وجہ سے وہاں میں ضرور جاتا۔ بہرحال جب ہم وہاں گئے ہیں تو نمائش کے جو ڈائریکٹر ہیں جو ان کی پادریوں کی کونسل کے بڑے پادریوں میں شمار ہوتے ہیں وہ استقبال کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے ایسا انتظام کیا اور ایسے دروازے سے ہمیں لے کر گئے جہاں سے عام پبلک نہیں جاتی۔ عموماً وہاں کیمروں کی اجازت نہیں ہوتی۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کیمرہ بے شک استعمال کریں۔ لیکن فلیش استعمال نہ کریں بہرحال ایم ٹی اے کے کارکنوں اور ہمارے فوٹوگرافروں نے وہاں تصویریں لی ہیں۔ پہلے ہال میں جب ہم داخل ہوئے ہیں تو انہوں نے ہمیں جا کر بڑی سکرین پر شراؤڈ کی تصویریں دکھائیں اور دکھا کر اس کے ساتھ وضاحت کرتے رہے اور ہر عکس کے بارے میں بتاتے رہے کہ کس کس چیز کا ہے یہ چہرہ ہے، ہاتھ ہے، پاؤں ہیں۔ کلوز اپ کر کے دکھاتے تھے۔ لیکن یہ سب دکھانے کے ساتھ ان ڈائریکٹر صاحب نے مختصر تعارف بھی اس کا بیان کیا اور بتایا کہ چودھویں صدی سے اس شراؤڈ کی تاریخ کا پتا ہے کہ کہاں کہاں رہا ہے؟ لیکن بعض شواہد ایسے ہیں جن سے پانچویں صدی عیسوی میں بھی جہاں جہاں یہ رہا ہے اس کا پتا لگتا ہے بہرحال اسی تسلسل میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ ایک کپڑا ہے جس کی لمبائی 4.42 میٹر ہے۔ چوڑائی 1.13 میٹر ہے۔ اس پر ایک شخص کا عکس ہے۔ جو کسی بہت بڑے نیک شخص کا عکس لگتا ہے اور انہوں نے یہ کہا اگر اس کپڑے کی تاریخ وغیرہ پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ کا عکس ہے اور اس کی 1898ء میں ایک شخص نے تصویر لی تھی جس کا نام Secondo Pia تھا۔ غالباً pronounce اسی طرح ہی کرتے ہیں اور اس تصویر میں اس کپڑے کے عکس کا پوزیٹو (Positive) بنا اور یوں حقیقی شکل بھی سامنے آئی۔ بہرحال پھر اس کے بعد یہ ہمیں چرچ کے بڑے ہال میں لے گئے۔ جہاں لوگ گزرتے جا رہے تھے اور سامنے سٹیج کی طرح کی ایک جگہ پر بہت بڑے شیشے کے بکس میں اس کی نمائش کی جا رہی تھی۔ اس کے پیچھے روشنی پڑ رہی تھی۔ ان ڈائریکٹر نے بتایا کہ اس ڈبے کے اندر بھی بعض گیسز ہیں جو اس لئے اندر رکھ چھوڑی ہیں یا چھوڑی جاتی ہیں تا کہ یہ کپڑا خراب نہ ہو۔ بہرحال ہمیں انہوں نے باقی لوگوں کو وقفہ دے کر آنا بند کر کے اس بکس کے جو قریب ترین گلی تھی وہاں کھڑا کر دیا جہاں سے ہم نے کافی دیر تک اس کو دیکھا۔ تصویریں لینے والوں نے تصویریں بھی لیں۔ شاید کسی اور کو بھیجتے تو اتنی دیر تک اور اتنے غور سے دیکھنے کا ان کو موقع نہ ملتا۔ جو وہاں بروشر ہمیں دیا گیا تھا جس پر تفصیلات لکھی ہوئی تھیں تصویریں بنی ہوئی تھیں اس میں بھی لکھا ہوا تھا اور ڈائریکٹر نے بتایا کہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان پولنز (Polens) سے جو شراؤڈ پر لگے ہوئے ہیں یہ کپڑا فلسطین اور مشرقِ وسطیٰ کے علاقے سے آیا ہے اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم جو اسے کفنِ مسیح کہتے ہیں یہ صحیح ہے۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ 1898ء میں یہ تصویر لی گئی تھی اور اس کے بعد سے اس کپڑے کو پہلے تو متبرک سمجھا جاتا تھا پھر اس کو کفنِ مسیح بھی کہنے لگے۔ اُس زمانے میں 1899ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ''مسیح ہندوستان میں'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ چھپی تو 1908ء میں لیکن لکھی اس وقت گئی تھی۔ گو اس کے علاوہ بھی آپ کی تحریرات اور کتب میں حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچ جانے اور مرہمِ عیسیٰ وغیرہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں آپ نے تفصیل سے اس پر بحث فرمائی ہے۔ کفنِ مسیح کے بارے میں اس وقت تک شاید انگریزی لٹریچر میں کوئی بات نہیں آئی تھی تفصیلات نہیں آئی تھیں۔ گو کہ کہتے ہیں کہ اٹالین اور جرمن میں معلومات تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کفن کا ذکر تو نہیں فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آپ کے وقت میں ہی مزید حقائق ظاہر فرما کر حضرت عیسیٰ کے صلیب سے بچ جانے کے مزید شواہد مہیا فرما دیئے۔ بہرحال اس نمائش کو دیکھنے کے بعد یہ ڈائریکٹر صاحب ہمیں ساتھ ایک کیتھیڈرل تھا اس کی عمارت میں لے گئے۔ پہلے نیچے سے دکھایا پھر اوپر والی منزل میں لے گئے کہ لائبریری اوپر ہے اور اوپر جا کر لائبریری دیکھ لیں۔ میں نے کہا چلیں۔ لیکن جب ہم اوپر پہنچے ہیں تو ایک اور صاحب وہاں کھڑے تھے جو پروفیسر صاحب تھے۔ ان کے بارے میں انہوں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ بھی ملیں گے۔ یہ پروفیسر اس دینی ادارے کے اسلامی علوم کے ماہر سمجھتے جاتے ہیں۔ مختلف عرب ممالک میں رہ کر انہوں نے تعلیم حاصل کی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا وہ وہاں کھڑے تھے۔ پھر یہ دونوں ایک میٹنگ ہال میں ہمیں لے گئے کہ پہلے یہاں کچھ دیر بیٹھتے ہیں۔ بڑے احترام سے انہوں نے وہاں بٹھایا۔ پھر آپس میں مختلف سوال جواب شروع ہوئے، باتیں شروع ہوئیں۔ مجھ سے انہوں نے پوچھا کہ کیوں دیکھنے کا شوق پیدا ہوا؟ کیا جذبات اور تأثرات ہیں؟۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس سے پہلے میں ان کا مزید تعارف کرا دوں۔ میں نے پہلے تعارف تو کروایا ہے کہ بڑے پادری تھے لیکن یہ ڈائریکٹر جن کا میں نے ذکر کیا ہے کفنِ مسیح کی حفاظت کے لئے متعین جو کمیٹی ہے اس کے صدر بھی ہیں اور یہ نمائش بھی ان کی نگرانی میں ہو رہی ہے۔ ان کا نام مونسونیئر لیبرٹی ہے اور جو اسلامی علوم کے ماہر ہیں یہ مستشرق ہیں ان کا نام ڈون تینونیگری ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ اس شہر میں آنے کا پروگرام تو اتفاقاً بن گیا تھا لیکن جب پتا لگا کہ کفنِ مسیح کی نمائش ہو رہی ہے تو دیکھنے کا شوق بھی پیدا ہوا اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم جو جماعت احمدیہ سے منسلک ہیں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ کپڑا یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہوگا۔ لیکن اس کے لئے یہ جو نتیجہ آپ اخذ کرتے ہیں اس سے ہمارا نظریہ مختلف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ یہودیوں نے جب انہیں صلیب پر مارنا چاہا تو چونکہ یہ موت جو ہے ایک نبی کی شان کے خلاف ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں صلیب سے بچا لیا اور بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مانتے ہیں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو ثابت بھی فرمایا ہے اور یہ کپڑا ابھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی موت کا نہیں بلکہ زندگی یعنی صلیب سے بچ جانے کا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے یہ متبرک ضرور ہے۔ لیکن ہمارے اور آپ کے نظریات میں اختلاف ہے۔

وہ مستشرق کہنے لگے کہ آپ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں فوت ہوئے؟ میں نے کہا ہاں بالکل یہی بات ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہی یہ ثابت فرمایا ہے اور آپ کی اس بارے میں ایک کتاب بھی ہے جس کا نام ''مسیح ہندوستان میں'' ہے۔ بہرحال مختلف سوالات ہوتے رہے جماعت احمدیہ کی خلافت کے انتخاب کے طریق کے بارے میں۔ پھر اور باتیں ہوئیں۔ ان کو میں نے کہا یہ بھی میری ایک خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس کپڑے کو دیکھنے کا موقع ملا جسے آپ کفن کہتے ہیں۔ جس کی نمائش عموماً بیس پچیس سال بعد ہوتی ہے۔ تو پھر انہوں نے بتایا کہ یہ ضروری نہیں۔ بعض دفعہ کم سالوں بعد بھی ہوئی، مثلاً 1998ء میں ہوئی پھر 2000ء میں۔ 1998ء میں تو تقریباً بیس سال کے بعد ہوئی تھی، لیکن 2000ء میں حضرت عیسیٰ کے دو ہزار سال پورے ہونے کی وجہ سے انہوں نے نمائش کی۔ اور اس سال بھی انہوں نے بتایا کہ پروگرام ایسا نہیں تھا لیکن پوپ نے حکم دیا تھا کہ نمائش کی جائے۔ اور یہ نمائش 10 رمئی تک جاری رہے گی۔ بہرحال بہت خلقت تھی ہجوم تھا جو اس نمائش کو دیکھنے آتے تھے۔ دس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سال بعد یہ نمائش ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے سفر اور اس نمائش کو بھی ملا دیا۔ اور اس طرح ہمیں بھی دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اپریل کے آخر میں 2 رمئی کو پوپ نے اس نمائش کو دیکھنے آنا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے دیکھنے کا موقع دیا۔ پھر انہوں نے اپنی باتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکالیف کا ذکر کیا تو میں نے انہیں کہا کہ انبیاء تکالیف اٹھاتے ہیں اور اس زمانے میں جو مسیح موعود ہیں انہوں نے بھی بہت سی تکالیف برداشت کی ہیں۔ بہرحال پھر جماعت کے بارے میں پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ مختلف مذاہب کے ساتھ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اور ڈائیلاگ کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مذہب کے بارے میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت واضح کر دی ہے جو چاہے اب مانے یا نہ مانے۔ اور ہدایت دینا ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ لیکن دوسری طرف جو انسانی قدریں ہیں ان کا پاس کرتے ہوئے ہم ہر مذہب کے شخص کی عزت بھی کرتے ہیں اور احترام بھی کرتے ہیں اور بات بھی کرتے ہیں۔ بہرحال مذاہب، امن بین المذاہب سیمینارز وغیرہ کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے انہیں باتوں باتوں میں یہ بھی کہا، انہوں نے اس بارہ میں بھی سوال کیا تھا تو جواب میں مجھے کہنا پڑا کہ آج عیسائی دنیا دنیاوی لحاظ سے جو ترقی کر رہی ہے یہ سب کچھ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدولت، ان کے خدا ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی ان تکالیف کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے آپ کو مل رہا ہے اور یہ جو تمہاری اتنی عالی شان عمارت ہے اور یہ سب سامان ہے یہ انہی کا مرہونِ منت ہے اور میری دعا ہے کہ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقی پیغام کو سمجھنے والے بنو اور اس کو پھیلاؤ۔ بہرحال پھر انہوں نے اس کے بعد لائبریری دکھائی اور پھر میں نے ان سے پوچھا کہ اسلام کے بارے میں بھی اگر کتب رکھی جائیں، قرآنِ کریم بھی ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے مثبت جواب دیا۔ تو میں نے انہیں کہا کہ ہماری ایک انگریزی کی کمنٹری ہے فائیو والیم (Five volumes) میں وہ ہم بھجوا دیں گے۔ اسی طرح کیونکہ وہاں ان کے بعض عربی پڑھنے والے سکالر بھی تیار ہوتے ہیں، ان کے لئے تفسیرِ کبیر کا عربی ترجمہ جو مومن طاہر صاحب نے بڑی محنت سے کیا ہے وہ بھی میں نے کہا، ہم بھجوائیں تو رکھیں گے؟ انہوں نے کہا کہ بڑی خوشی سے۔ تو بہرحال اس کا بھی انتظام وہاں ہو گیا۔ یہ سفر ہمارے لئے جہاں معلوماتی تھا وہاں جماعت اور اسلام کے تعارف کا باعث بھی بن گیا۔ اللہ کرے کہ عیسائی دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگ جائے کہ کفنِ مسیح اصل میں کفن نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچ جانے اور لمبی عمر پانے کا ایک معجزاتی نشان کا ثبوت ہے۔

مکرم سید میر محمود احمد صاحب کی نگرانی میں ربوہ میں مرہمِ عیسیٰ پر ریسرچ ہوئی ہے اور مزید وہ کر بھی رہے ہیں۔ اس سے بھی یہ ثابت ہے کہ اس مرہم کی وجہ سے بھی ایک خاص ٹمپریچر اور حالات میں اس قسم کے کپڑے پر عکس نمودار ہوئے۔ انہوں نے لڑکے پر تجربہ کیا اور اس کی شبیہ بن گئی۔ ان کی ریسرچ بھی اب آگے بڑھ رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا تھا کہ بعض کیمیائی عمل بھی ہیں جن کی وجہ سے یہ عکس بنا۔ امونیا اور سلفر کی وجہ سے جو کیمیائی عمل ہوئے اور اس علاقے میں دونوں چیزوں کے ذخائر موجود ہیں اور بعید نہیں کہ جب زلزلہ آیا ہو تو اس وقت یہ گیسز نکلی ہوں جس کی وجہ سے وہ عکس جو ان میں ہے اور زیادہ مضبوط ہو گیا اور فکس (Fix) ہو گیا۔ مکرم میر محمود احمد صاحب کا میں نے ذکر کیا ان کی ٹیم اس نہج پر بھی کام کر رہی ہے۔ اور ان کی تحقیق کو ایک عیسائی سکالر نارما والر (Norma Waller) نے جو یہیں کی انگلستان کی ہیں بڑا سراہا اور اپنی ایک کتاب میں اس ریسرچ کا ذکر بھی کیا۔ سنا ہے کہ وہ فوت ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور سکالر پیدا کر دے گا جو اس ریسرچ کو آگے لے جانے والے ہوں گے کیونکہ ابھی تک تو یہی ہوتا آیا ہے کہ اسلام کے حق میں اسلام کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ عیسائیوں سے بھی بعض ایسی باتیں نکلواتا ہے جو ہمارے حق میں جاتی ہیں۔ بہرحال یہ تحقیق جو ہے یہ دنیا کی مزید تسلی کے لئے کی جا رہی ہے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو اس یقین پر قائم ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ گئے تھے۔ کشمیر میں محلّہ خانیار میں دفن ہیں۔ لیکن آج کل پھر ایک رَو چلی ہوئی ہے کفنِ مسیح کے بارے میں بھی کہ اس کو غلط ثابت کیا جائے کہ یہ اتنے سال پرانا نہیں ہے بلکہ ہزار سال پرانا ہے۔ کوئی کہتے ہیں معین وقت نہیں ہے۔ لیکن بہرحال اس کو غلط ثابت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس تصویر سے زندگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور یہ عیسائیت کو برداشت نہیں۔ بلکہ اب مسلمانوں کی طرف سے کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر دیکھنے پر بھی پابندی لگ گئی ہے۔ شاید یہ بھی کسی بڑی سازش اور اس کڑی کا نتیجہ ہو جس کے تحت آج کل کفنِ مسیح پر بحث ہو رہی ہے۔ کاش کہ جو چیزیں مسلمانوں کے پاس ہیں اس کے ذریعے وہ اسلام کی برتری ثابت کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مرہمِ عیسیٰ کے بارے میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''رومی زبان میں حضرت مسیح کے زمانہ میں ہی کچھ تھوڑا عرصہ واقعہ صلیب کے بعد ایک قرابادین تالیف ہوئی جس میں یہ نسخہ تھا اور جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لئے یہ نسخہ بنایا گیا تھا۔ پھر وہ قرابادین کئی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوئی یہاں تک کے مامون رشید کے زمانہ میں عربی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا اور جن کتابوں میں ادویہ مفردہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اُن چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگ جاتی ہیں''۔ یعنی چوٹ، مارنے کی چوٹ ہے یا گہرا زخم ہے۔ ''اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے اور چونکہ اس میں مُر بھی داخل ہے اس لئے زخم کیڑا پڑنے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اور یہ دوا طاعون کے لئے بھی مفید ہے۔ اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی یا کسی طبیب کے مشورہ سے تیار کی گئی تھی۔ اس میں بعض دوائیں اکسیر کی طرح ہیں۔ خاص کر مُرّ جس کا ذکر توریت میں بھی آیا ہے۔ بہرحال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح علیہ السلام کے زخم چند روز میں ہی اچھے ہو گئے۔ اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ پا گئے''۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 57-58)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا ہے:۔

''یعنی جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود علیهم اللعنة کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے اور یہودیوں نے چاہا کہ حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچ کر قتل کریں تو انہوں نے گرفتار کر کے صلیب پر کھینچنے کی کارروائی شروع کی مگر خدا تعالیٰ نے یہود کے بدارادہ سے حضرت عیسیٰ کو بچا لیا۔ کچھ خفیف سے زخم بدن پر لگ گئے۔ سو وہ اس عجیب و غریب مرہم کے چند روز استعمال کرنے سے بالکل دور ہو گئے۔ یہاں تک کہ نشان بھی جو دوبارہ گرفتاری کے لئے کھلی کھلی علامتیں تھیں بالکل مٹ گئے۔ یہ بات انجیلوں سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب حضرت مسیح نے صلیب سے نجات پائی کہ جو درحقیقت دوبارہ زندگی کے حکم میں تھی تو وہ اپنے حواریوں کو ملے اور اپنے زندہ سلامت ہونے کی خبر دی۔ حواریوں نے تعجب سے دیکھا کہ صلیب پر سے کیونکر بچ گئے اور گمان کیا کہ شاید ہمارے سامنے ان کی روح متمثل ہو گئی ہے تو انہوں نے اپنے زخم دکھلائے جو صلیب پر باندھنے کے وقت پڑ گئے تھے تب حواریوں کو یقین آیا کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کے ہاتھ سے ان کو نجات دی۔''

(ست بچن۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 301)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' یہ فرماتے ہیں کہ:۔

''اس کتاب کو میں اس مراد سے لکھتا ہوں کہ تا واقعاتِ صحیحہ اور نہایت کامل اور ثابت شدہ تاریخی شہادتوں اور غیر قوموں کی قدیم تحریروں سے ان غلط اور خطرناک خیالات کو دور کروں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اکثر فرقوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پہلی اور آخری زندگی کی نسبت پھیلے ہوئے ہیں''۔

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 3)

پھر آپ نے فرمایا:۔ ''سو میں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ 120 برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے''۔

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں پہلے تو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچنے کے انجیلی دلائل دیئے ہیں۔ پھر قرآن و حدیث کی شہادتوں کا ذکر فرمایا۔ جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے بچنے کا پتا چل جاتا ہے۔ پھر تیسرے باب میں طب کی کتابوں کی شہادتوں کو بیان کیا ہے، جس سے صلیب سے زندہ بچنے کے بعد مرہمِ عیسیٰ کے استعمال اور اس سے شفا کا ذکر ہے پھر آخر میں آپ نے تاریخی شہادتوں کا جو کتبِ تاریخ سے لی گئی ہیں ان کا ذکر فرمایا ہے کہ نصیبین میں، افغانستان میں اور ہندوستان کی طرف ہجرت کی۔

آپ نے فرمایا کہ:۔ ''جو شخص میری کتاب مسیح ہندوستان میں اول سے آخر تک پڑھے گا گو وہ مسلمان ہو یا عیسائی ہو یا یہودی یا آریہ، ممکن نہیں کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اس بات کا وہ قائل نہ ہو جائے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال لغو اور جھوٹ اور افتراء ہے''۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 145)

بہرحال ٹیورین کے مختصر دورے کے بعد سوئٹزرلینڈ روانگی ہوئی۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض لوگوں کو بیعت کرنے کی توفیق ملی اور دستی بیعت بھی یہاں ہوئی۔ یہاں اٹلی کے ایک نوجوان ہیں جو بڑے سلجھے ہوئے ہیں یہیں کام کرتے ہیں اور دینی علم کے حصول کا بھی انہیں بہت شوق ہے۔ انہوں نے چند سال پہلے انہوں نے بیعت کی تھی۔ میرے ساتھ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ جماعت کے کچھ لٹریچر کا وہ

اٹالین میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ تو میں نے انہیں کہا کہ اس طرف بھی اب توجہ دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کے بھی کچھ ترجمے کریں۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس وقت ''مسیح ہندوستان میں'' اس کتاب کا ترجمہ کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و معرفت میں بھی ترقی دے ان کے اخلاص اور ایمان میں بھی برکت ڈالے۔

جمعہ کے بعد سوئٹزرلینڈ سے فرانس کی طرف روانگی ہوئی اور سٹراس برگ میں قیام ہوا۔ دنیاوی لحاظ سے تو اس کی مشہوری ہے۔ یوروپین پارلیمنٹ کا مرکز ہے۔ لیکن یہاں جماعت کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ یہاں جماعت کی تعداد بڑھ بھی رہی ہے اور دوسو کے قریب یہاں افراد ہیں۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ ستر فیصد غیر پاکستانی افرادِ جماعت ہیں اور اخلاص میں بڑھنے والے لوگ ہیں۔ یہاں بھی قیام کے دوران دو نئی بیعتیں ہوئیں اور بعض شخصیات سے ملنے کا موقع ملا۔ اسلامی تعلیم بتانے کا اور اسلام کی تعلیم کی روشنی میں دنیا میں امن کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے اس بارے میں باتیں ہوئیں۔ یہاں کے آرچ بشپ کے نمائندہ مسٹر مائیکل ریبر (Micheal Reebar) آئے تھے اُن سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ آرچ بشپ نے آنا تھا لیکن وہ نہیں آئے۔ عالمی امن کے بارے میں، اسلامی تعلیم کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ بڑے شریف النفس انسان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بعض عرب ممالک میں بھی رہے ہیں۔ عربی بھی ان کو آتی تھی۔ ایک بات پر وہ کہنے لگے کہ تینوں مذاہب جو ہیں یعنی یہودی عیسائی اور مسلمان ایک نکتے پر اکٹھے ہیں اور وہ ایک خدا ہے۔ تو میں نے کہا کہ اگر آپ اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا ہے، بلکہ قرآن شریف میں اہلِ کتاب سے یہ کہنے کا لکھا ہوا ہے۔ کہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ۔ تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اہلِ کتاب کو کہہ دو ایسی بات پر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ مجھے اس بات پر بھی حیرت ہوئی کہ یہ ایک خدا کی بات کر رہے ہیں۔ اور باتوں میں انہوں نے یہ بھی مجھے بتایا کہ میں تو اکثر تمہارے خطبے اور خطابات ایم ٹی اے پر بھی سنتا رہتا ہوں۔ بہر حال کافی اچھے ماحول میں کافی دیر تک گفتگو ہوئی۔ تو یہ سب جیسا کہ میں نے کہا جہاں جماعتی تربیت وغیرہ کا باعث بنتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچانے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ سٹراس برگ میں جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ستر فیصد احمدی غیر پاکستانی ہیں۔ اور ان میں بھی اکثریت عربی بولنے والے ممالک کی ہے۔ اس سفر کے دوران بعض جگہ نو مبائعین کو خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعے یہ بتا دیا کہ اس علاقے سے ہم گزر رہے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے رابطہ کیا اور ان کے لئے پھر یہ بات ازدیادِ ایمان کا باعث بنی اور آخر انہوں نے ملاقات بھی کی۔ یہاں تھوڑا سا قیام تھا۔ امیر صاحب فرانس جو اس سفر کی تیاری کے لئے مختلف جگہوں پر گئے انہوں نے بھی بتایا کہ اس سفر کے دوران حیرت انگیز طور پر ہمیں تیس بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ اور یہ عجیب واقعہ ہے کہ 29 مارچ کو جب ہم فرانس سے سپین کی طرف گئے ہیں تو وہ (امیر صاحب) ایک بیعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاکسار جب پیرس واپس پہنچا تو ڈاک کے ذریعے خاکسار کو مراکش کی ایک خاتون کا بیعت فارم موصول ہوا جو فرنچ نیشنل ہے۔ خاکسار نے فون پر اس سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کافی عرصے سے ایم ٹی اے بھی میں دیکھتی ہوں۔ اور میں نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھی کہ بہت سی احمدی گاڑیاں ادھر سے گزری ہیں اور میں بھی احمدیوں کی گاڑی میں بیٹھ گئی ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون سی جگہ رہتی ہیں۔ (امیر صاحب نے ان سے پوچھا) تو انہوں نے بتایا کہ وہ Bordeaux کے علاقے میں رہتی ہیں۔ اور یہ وہی علاقہ ہے جہاں سے ہم فرانس سے سپین جاتے ہوئے گزرے تھے۔ اور جس دن گزرے تھے اسی دن انہوں نے بیعت فارم فِل (Fill) کیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے گو اس سفر کا پروگرام جیسا کہ میں نے کہا اچانک بنا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ بیعتیں بھی ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کو ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم جماعت کی ترقی کے نظارے ہمیشہ دیکھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اپنے مسیح موعود کی تائید میں اور آپ سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ہیں اور ہمارے ایمانوں کو بھی تقویت بخشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیشہ ان فضلوں سے نوازتا رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تاکیدی ارشاد

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اپریل 2005ء)

خداوندا مرے آقا پہ تُو دستِ کرم رکھنا

خداوندا مرے آقا پہ تُو دست کرم رکھنا
اُسے مسرور رکھنا ماورائے رنج و غم رکھنا

مرا محبوب دلبر ہے ترا ہی ارضی پیکر ہے
سدا اطراف میں اُس کے نگاہوں کا حرم رکھنا

لئے پھرتا ہے اک بار امانت وہ مسافت میں
اُسے اس غلبہء دیں کے سفر میں تازہ دم رکھنا

اُسے عمر دراز و قوّت و صحت عطا کرنا
اُسے اپنی حفاظت میں ابد تک رشک جم رکھنا

مقابل پر ہے اُس کے لشکر ابلیس عہد نو
اعانت کے لئے اُس کی فرشتوں کو بہم رکھنا

اُسے وہ حوصلہ دینا جو طوفانوں کا رُخ پھیرے
ہر اک باد مخالف میں اُسے ثابت قدم رکھنا

جمیل اک ذرّہء ناچیز ہے اُس کے غلاموں میں
کڑے لمحوں میں بھی اُس کی غلامی کا بھرم رکھنا

(جمیل الرحمن)

''کیا پولینڈ کو اسلام سے کوئی خطرہ ہے''؟ کے موضوع پر جماعت احمدیہ پولینڈ کے زیر اہتمام سیمینار کا انعقاد

(رپورٹ: زبیر خلیل خان آنریری مبلغ جماعت پولینڈ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پولینڈ کو ''کیا پولینڈ کو اسلام سے کوئی خطرہ ہے'' کے موضوع پر تین مختلف جگہوں پر سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پہلا سیمینار پولینڈ کے مشہور شہر کراکو (Krakow) کی (Tichner) یورپین یونیورسٹی میں منعقد ہوا۔ یونیورسٹی کے پراجیکٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر کانراڈ (Dr. Kanard Pedziwiatr) نے تمام انتظامات مکمل کئے۔ یہ سیمینار 27/اپریل کو منعقد ہوا۔

دوسرا سیمینار 28/ اپریل کی شام کو انگلش ڈیپارٹمنٹ وارسا یونیورسٹی کے ڈاکٹر مارک (Dr. Marek Szopski) کی معاونت سے وارسا کے ایک مقامی ہوٹل (Wallington) میں منعقد ہوا۔

تیسرا سیمینار 29/اپریل کو اورینٹل ڈیپارٹمنٹ وارسا یونیورسٹی کی سربراہ پروفیسر جولانتا ڈینڈو (Jolanta Sierakowski- Dyndo) کے تعاون سے وارسا یونیورسٹی میں منعقد ہوا۔ ان سیمینارز میں سو سے زائد طلبا، اساتذہ اور ایک صحافی نے شرکت کی۔

سیمینار میں شرکت کے لئے لندن مسجد کے امام مکرم عطاء المجیب راشد صاحب خصوصی طور پر تشریف لائے۔ اور انہوں نے انتہائی موثر رنگ میں دہشت گردی، جہاد، مسلم شہریوں کی وطن سے محبت، اسلام میں عورت کا مقام، ارتداد، مسلم اکثریتی ممالک میں دیگر مذاہب کے پیروکاروں سے سلوک وغیرہ امور پر اسلامی تعلیمات کو پیش کیا۔ اس موقع پر بہت سے سوالات بھی کئے گئے جن میں چند درج ذیل ہیں۔

جماعت احمدیہ دیگر مسلمانوں کو اصل اسلامی نقطہ نظر سمجھانے کے لئے کیا سعی کر رہی ہے؟ اگر قرآن مجید الہامی کتاب ہے تو پھر اس میں تضادات کیوں ہیں؟ اگر اسلام کا خدا رحیم کریم ہے تو پھر اسلام میں سخت سزائیں کیوں ہیں؟ دنیا میں جماعت احمدیہ کی تعداد کتنی ہے اور اس کا ثبوت کیا ہے؟ جماعت احمدیہ کے بارہ میں دیگر مسلمان کیا رائے رکھتے ہیں؟ ختم نبوت کے بارہ میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں میں اختلاف کیوں ہے؟ جماعت احمدیہ اپنا نقطہ نظر پھیلانے کے لئے کون سے طریق استعمال کرتی ہے؟ جماعت احمدیہ میں خلافت کا کیا مفہوم ہے اور خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اٹھائے گئے تمام سوالات کے جوابات بہت ہی عمدگی سے دیئے اور شرکاء نے ان کے جوابات پر مکمل تسلّی اور اطمینان کا اظہار کیا۔

پولینڈ روایتی لحاظ سے کٹر کیتھولک ملک ہے اور کسی دوسرے مذہبی نقطہ نظر کو یہاں پیش کرنا خاصہ مشکل امر ہے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہی تھا کہ جماعت کو یہ توفیق مل گئی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں سعید فطرت لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت و توفیق دے۔ آمین

بقیہ: از دورہ یورپ صفحہ 2 سے

کام ملنے کے نئے نئے مقام اور مواقع تلاش کر کے لوگوں کو بتاتے رہیں۔

❁......فرمایا:۔تربیت کا شعبہ بڑا اہم شعبہ ہے۔لوگوں کو سنبھالنا، انہیں نمازوں کی طرف توجہ دلانا اور نماز سنٹروں کا قیام اس کے اہم کام ہیں۔اس کی روشنی میں شعبہ تربیت والے منصوبہ بنا کر کام کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ نے والنسیہ میں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں دریافت فرمایا اور محترم امیر صاحب کو ہدایت دی کہ فوری طور پر کونسل سے اس کی اجازت لیں۔اس وقت نہ تو اس کے نام کی بحث میں پڑیں اور نہ ہی میناروں کا ذکر چھیڑیں ۔صرف اس بات کی تحریری اجازت لے لیں کہ اس جگہ ہمیں نماز پڑھنے اور اکٹھے ہونے کی اجازت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس کی مسجد مبارک کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کونسل نے اسکا جتنا مینار بنانے کی ہمیں اجازت دی ہم نے اتنا ہی بنایا لیکن اب اس کے اردگرد کے ہمسائے خود ہی اس کو اونچا کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔اس لیے میناروں کی فکر نہ کریں ۔ وہ تو بعد میں بھی بنتے رہیں گے۔سردست نمازوں کے لیے جمع ہونے کی جگہ بنانی ضروری ہے ۔اس کی Proper طور پر منظوری لیں اور باقی باتوں کو ابھی چھوڑیں ۔ان پر زور نہ دیں۔اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی سفر میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی منظوری عطا فرمائی اور از راہِ شفقت اسکا نام ”بیت الرحمان“ تجویز فرمایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ **جو تحریک جدید کا چندہ دیتا ہے لیکن چندہ عام نہیں دیتا تو اس سے تحریک جدید کا چندہ لے کر چندہ عام میں ڈال دیا کریں کیونکہ جو چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لازمی قرار دیا ہے اسے چھوڑ کر دوسرا چندہ تو نہیں لیا جاسکتا۔**

نیشنل عاملہ سپین کی یہ میٹنگ مسجد مبارک کے اندر منعقد ہوئی اور نماز مغرب وعشاء کے وقت تک جاری رہی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کے دوران ہی اذان دی گئی اور پھر حضور پرنور نے نمازیں پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد 9 بج کر 25 منٹ پر قرآنِ کریم مکمل کرنے والے بچے اور بچیوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور پھر دعا کروائی۔جن خوش قسمت بچوں کو حضور کو قرآنِ کریم سنانے کی سعادت ملی ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

1۔عزیزم تحسین احمد ابن مکرم کلیم احمد سعید صاحب (مربی سلسلہ)
2۔عزیزم مبین احمد ابن مکرم کلیم احمد سعید صاحب (مربی سلسلہ)
3۔عزیزم حنبل انور خان ابن مکرم انور اقبال خانصاحب
4۔عزیزم طلحہ عمران ابن مکرم عمران ثناء صاحب
5۔عزیزم احسن منور ابن مکرم محمد منور جمیل صاحب
6۔عزیزم شعیل احمد ابن مکرم بشارت احمد میر صاحب
7۔عزیزم جلیس احمد منیر ابن مکرم منیر احمد صاحب
8۔عزیزم ارادت احمد آصف ابن مکرم آصف پرویز ملہی صاحب (پرتگال)
9۔عزیزم اطہر احمد انجم ابن مکرم طاہر احمد خان صاحب
10۔عزیزہ مریم سلمیٰ بنت مکرم طاہر احمد خانصاحب
11۔عزیزہ مناھل محمود بنت مکرم ملک طارق محمود صاحب (مربی سلسلہ) 12۔عزیزہ رمشہ شکور بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب
13۔عزیزہ عنیقہ راشد بنت مکرم راشد ربانی صاحب
14۔عزیزہ اریحہ راشد بنت مکرم راشد ربانی صاحب
15۔عزیزہ امۃ الباری شافیہ بنت مکرم عبدالصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ)

10/اپریل 2010ء
پیدروآباد اور اس کے مضافات کی سیر

10 اپریل 2010ء ہفتہ کا دن تھا۔7 بجے مسجد بشارت میں نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور اقدس پیدروآباد کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔سیر سے واپسی پر حضورِانور ایداللہ تعالیٰ نے پیدروآباد کے ایک عمر رسیدہ شخص سے ملاقات کی جو ایک ہوٹل کے قریب کھڑا تھا۔یہ وہی عمر رسیدہ شخص تھا جو چند روز قبل حضورِانور سے ملاقات کی خواہش لئے احمدیہ مشن ہاؤس آیا تھا لیکن مصروفیات کی بنا پر اسے حضورِانور سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا مگر آج اللہ تعالیٰ نے خود اسکی خواہش پوری ہونے کے سامان فرما دیئے۔حضورِانور ایداللہ تعالیٰ سے ملنے کے بعد اس نے کہا کہ آج میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

12 بجے حضورِانور ایداللہ تعالیٰ نے پیدروآباد کی گلیوں میں کچھ دیر چہل قدمی کی اور پھر مکرم عبدالرزاق صاحب (نیشنل سیکرٹری جائیداد) کے گھر تشریف لے گئے جو کہ ایک لمبے عرصہ سے پیدروآباد میں رہائش پذیر ہیں۔بعد ازاں ان کے بڑے بھائی مکرم عبدالکریم صاحب نے جو اپنے گھر کے سامنے کھڑے تھے حضورِانور کو اپنے تشریف لانے کی درخواست کی تو حضورِانور از راہِ شفقت ان کے گھر تشریف لے گئے۔ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب ابن مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم نے جلسہ کے دنوں کے لئے پیدروآباد میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کر رکھا تھا انہوں نے بھی حضورِانور سے اپنے اس عارضی مکان میں تشریف لانے کی درخواست کی تو حضورِانور نے از راہِ شفقت ان کی درخواست کو بھی قبول فرمایا اور ان کے گھر تشریف لے گئے اور مکان کو تفصیل سے دیکھا۔ایک بج کر 15 منٹ پر حضورِانور ایداللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لائے اور پھر دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر حضورِانور نے مسجد تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔

امیر جماعت اور مبلغ انچارج سے میٹنگ اور ہدایات

شام تقریباً 8 بجے حضورِانور ایداللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے مکرم مبارک احمد خان صاحب (امیر جماعتِ احمدیہ سپین) اور مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر و مشنری انچارج سپین) سے اپنے دفتر میں میٹنگ کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وسیع لائبریری کے قیام، تبلیغ اور لٹریچر کی اشاعت کے بارہ میں انہیں مختلف ہدایات سے نوازا اور کاموں میں تیزی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔اسی طرح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی معاملات کے بارہ میں بھی ان کی راہنمائی فرمائی۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 بجے نمازِ مغرب وعشاء پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنے بنگلہ میں تشریف لے گئے۔

11/اپریل 2010ء
اٹلی کے سفر کے لئے روانگی

11/اپریل بروز اتوار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ فجر مسجد بشارت میں پڑھائی۔آج سپین سے بالینسیا کے رستہ اٹلی کیلئے روانہ ہونا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لیے احبابِ جماعت مسجد بشارت کے احاطہ میں جمع تھے۔آج سب مردوزن، بڑے اور چھوٹے جہاں اس سعادت یزدانی اور عنایتِ الٰہی پر خوش تھے کہ حضورِانور کی شفقتوں کے سایہ میں انہیں ایک عشرہ سے زیادہ دن گزارنے اور حضورِانور کی بابرکت صحبت سے فیض یاب ہونے اور آپ کے روحانی خطبات سن کر اپنے ایمانوں کو تروتازہ کرنے اور آپ کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کا موقع ملا وہاں ہر ایک کے چہرے پر جدائی کے غم کا اثر بھی نمایاں تھا اور شاید ہر فرد دل ہی دل میں اپنے آپ کو یہ تسلی دے رہا تھا کہ حضورِانور جلد ہی پھر دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائیں گے تو دید کے ترسوں کی آنکھیں پھر سے ٹھنڈی ہوں گی۔

دس بجے حضور پرنور بنگلہ سے باہر تشریف لائے۔ سامان وغیرہ پہلے ہی گاڑیوں میں رکھا جاچکا تھا۔قافلہ کے تمام افراد روانگی کے لیے تیار ہوگئے تو حضور پرنور نے پرُسوز لمبی اجتماعی دعا کروائی اور پھر سپین میں اسلام کے احیائے نو کی نیک تمناؤں کے ساتھ مسجد بشارت سے قافلہ اگلی منزل کی طرف روانہ ہوا۔محترم امیر صاحب سپین اپنے رفقاء کے ساتھ دو گاڑیوں پر ہمراہ تھے۔اٹلی کا سفر دو ہزار کلومیٹر سے زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے تین دنوں میں طے کرنے کا پروگرام بنا۔ پیدروآباد سے روانگی کے بعد تقریباً 150 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد سوا گیارہ بجے قافلہ کچھ دیر کے لیے CIUDAD RIAL کے علاقہ میں جو کہ کٹلری کے سامان کے لئے بہت مشہور ہے، ایک سروس سٹیشن پر رُکا اور پھر صوبہ Castilla La Mancha سے گزرتے ہوئے صوبہ Valencia میں داخل ہوا۔جہاں کے ایک شہر بالینسیا میں حضورانور سپین میں جماعت احمدیہ کی دوسری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔اس رستہ میں ہر طرف زیتون اور انگوروں کے باغات دکھائی دیتے ہیں۔اسکے انڈسٹریل علاقہ میں سیمنٹ اور ماربل کی فیکٹریاں کافی نمایاں ہیں۔

بالینسیا جہاں ہماری مسجد ”بیت الرحمان“ تعمیر ہوگی وہ Valencia صوبہ کا دارالحکومت ہے اور آبادی کے لحاظ سے سپین کا تیسرا بڑا شہر ہے جو دریائے توریا (Turia) کے کنارے پر واقع ہے۔اس شہر کی بنیاد 138 قبل مسیح میں رکھی گئی تھی۔بالینسیا موجودہ سپین کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔پہلی صدی عیسوی میں اسے کافی ترقی حاصل ہوئی اور چوتھی صدی عیسوی کی ابتدا تک یہ ایک اچھی خاصی عیسائی آبادی والا شہر بن گیا۔پانچویں صدی عیسوی میں جرمن کافی تعداد میں سپین میں داخل ہوئے تو رومنز کی عمارتیں عیسائی طرزِ تعمیر میں ڈھلنا شروع ہوگئیں اور یہ سلسلہ مسلمانوں کی آمد تک جاری رہا۔

آٹھویں صدی کے شروع میں مسلمانوں نے بالینسیا کو فتح کیا۔قرطبہ کے پہلے امیر عبدالرحمٰن اول کا بیٹا عبداللہ یہاں تخت نشین ہوا تو اس نے بالینسیا میں عربی زبان، مذہب اور رسم و رواج کو ایسی خوش اسلوبی سے رائج کیا کہ اس کے باسیوں کے جذبات کو ہلکی سی بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی۔مسلمانوں کا دورِحکومت بالینسیا کے کمال اور عروج کا زمانہ تھا جس میں آبپاشی اور زراعت کا اعلیٰ درجہ کا نظام وضع کیا گیا نیز سپین کی عیسائی دنیا سے وسیع پیمانے پر تجارت کو فروغ دیا گیا۔ بالینسیا میں مسلمانوں کی حکومت 1238 عیسوی تک رہی۔

بالینسیا کو پھولوں کا شہر بھی کہتے ہیں اور یہاں بہت سے خوبصورت پارک اور باغیچے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو سیاحوں کی توجہ کا مرکز اور شہریوں کے لئے تفریح گاہ ہونے کی وجہ سے کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ مسلمانوں نے بالینسیا کے ان باغوں اور سیرگاہوں پر خاص توجہ دے کر بالینسیا کو ایک پہچان دی تھی۔

والینسیا میں مسجد کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

بہرحال حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے دوپہر دو بج کر دس منٹ پر بالینسیا پہنچا۔مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب صدر جماعت بالینسیا نے حضورانور کا استقبال کیا۔اس کے بعد دو واقف نو بچوں عزیزم شہزاد احمد خان اور عزیزم جلیس احمد نے پیارے آقا کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔تمام مردوزن قطاروں میں چشم براہ تھے۔حضورِانور کے گاڑی سے اترتے ہی فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں حضورِانور مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ بالینسیا کے ساتھ مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔اس کا سرسری سا جائزہ لیا اور پھر اہلِ خانہ کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

3 بج کر 45 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ نے مشن ہاؤس میں ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔ بعد ازاں حضورِانور نے مشن ہاؤس کی جگہ اور اس کے ماحول کا جائزہ لیا۔مشن ہاؤس کے باہر شمالی علاقہ کو کچھ دیر دیکھنے کے بعد فرمایا کہ ”یہ علاقہ تو کراچی کی طرح کا لگتا ہے“۔ اس کے بعد حضور انور ”بیت الرحمٰن“ کا سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے تشریف لائے تو محترم چودھری اعجاز احمد صاحب آرکیٹیکٹ نے اینٹ نصب کرنے کی جگہ کی نشاندہی کی۔ پھر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے سپین کی دوسری تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔حضورِانور کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالیٰ نے اینٹ رکھی۔پھر مکرم مبارک احمد خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین) مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب (نائب امیر و مشنری انچارج)، مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی منصور صاحب (صدر جماعت احمدیہ بالینسیا)، مکرم طارق محمود صاحب (مربی سلسلہ بالینسیا) مکرم عبدالصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ

میڈرڈ)، مکرم عبدالسلام چارلس صاحب (نیشنل صدر مجلس انصاراللہ سپین)، مکرم مبارک احمد ناصر صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ سپین)، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (نمائندہ احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن یو کے)، مکرمہ رقیہ شمیم بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم)، مکرمہ شازیہ مبارک صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ سپین)، عزیزم جلیس احمد (واقف نو) اور عزیزہ مناھل محمود (واقفہ نو) کو بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت ملی۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی اور سپینش آرکیٹیکٹ کی موجودگی میں مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس جگہ کا کل رقبہ 2800 مربع میٹر ہے جس میں ایک بڑا خوبصورت مربی ہاؤس پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔

اس کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور یہ تقسیم اکثر حضورِانور نے اپنے دستِ مبارک سے ہی فرمائی۔ سب حاضرین مردوزن اور بچے بچیاں اس عنائتِ خسروانہ پر اللہ کے شکرگزار اور حضورِانور ایدہ اللہ کے احسان کی قدر کرتے نظر آئے۔ اللہ کرے کہ سپین میں ہماری یہ دوسری مسجد بغیر کسی قسم کی رکاوٹوں کے جلد سے جلد پایہ تکمیل کو پہنچے اور دعائیں کرنے والے مخلص عبادت گزاروں سے ہمیشہ اس کی رونقیں بڑھتی رہیں۔ آمین

چار بج کر 45 منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ کا قافلہ ایک بار پھر سفر کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ روانگی سے پہلے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر مکرم عبدالسلام صاحب چارلس (انگریز احمدی) صدر مجلس انصاراللہ سپین کو بلا کر ان سے حال پوچھا اور شرفِ ملاقات سے نوازا۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے تمام احباب جماعت سے بھی مصافحہ فرمایا اور پھر حضورِانور ایدہ اللہ کی اقتداء میں دعا کرنے کے بعد قافلہ 289 کلومیٹر کی دوری پر واقع اپنی اگلی منزل cambrils کی طرف رواں دواں ہوا۔ اس رستہ میں قطار در قطار مالٹوں کے باغات بڑا دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ناشپاتی اور آڑو کے باغات بھی بکثرت ہیں۔ اس علاقہ میں ٹائلیں بنانے والی فیکٹریاں بھی کافی ہیں جن کا مال باہر ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔ حضورِانور ایدہ اللہ شام 7 بج کر 50 منٹ پر اپنے قافلہ کے ہمراہ CAMBRILS کے TRYP PORT ہوٹل پہنچے جہاں رات قیام کرنے کا پروگرام تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے ہوٹل کے ایک ہال میں ساڑھے نو بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رات کا کھانا تناول فرمایا۔

12/اپریل 2010ء

12/اپریل کو سوموار کا دن تھا۔ ہوٹل کے اسی ہال میں چھ بج کر تیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر پڑھائی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ ناشتہ کے لئے ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں تشریف لائے جہاں ایک کونے میں حضور اور افرادِ خاندان کیلئے ناشتہ کا انتظام تھا۔ ساڑھے دس بجے آپ ہوٹل سے روانگی کے لئے نیچے لابی میں تشریف لائے اور وہاں پر موجود خدام سے الوداعی مصافحہ فرمایا اور دعا کے ساتھ قافلہ فرانس کے طرف روانہ ہو گیا۔ Cambrills جہاں حضورِانور نے رات قیام فرمایا تھا یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اس کا موسم سارا سال بہت اچھا رہتا ہے۔ گرمیوں میں ٹمپریچر زیادہ سے زیادہ 25 سنٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

جس راستہ سے یہ قافلہ اپنی منزل کی جانب آگے بڑھا اس سے ذرا ہٹ کر سپین کا سب سے بڑا اور مشہور شہر بارسلونا بھی واقع ہے۔ جسے ایک صنعتی شہر ہونے اور 1992ء کی اولمپک گیمز کی وجہ سے بہت شہرت ملی ہے۔ مشہور آرٹسٹ Gaudi بھی اسی شہر کا باسی تھا۔

قافلہ مزید آگے بڑھا تو pirineo کا خوبصورت پہاڑی سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ سپین سے Andorra اور France تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی سڑک پر آگے چلتے ہوئے ایک اور مشہور مقام Santa Monserat آتا ہے جو کہ ایک عیسائی راہبہ کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کی یادگار کے طور پر پہاڑ کی چوٹی پر ایک چرچ بھی بنایا گیا ہے جہاں تک ٹرین کے ذریعہ سفر کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹرین پر سفر کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید ٹرین اتنی بلندی تک پہنچ ہی نہ سکے اور جب اطراف میں گہری کھائیاں صاف دکھائی دے رہی ہوں تو پھر خوف کے سائے اور بھی گہرے ہونے لگتے ہیں۔ پہاڑی پر ٹرین کا سٹیشن بھی اس انداز سے بنایا گیا ہے کہ اگر دور سے دیکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ٹرین لٹک رہی ہے۔ بہر حال ان خوبصورت پہاڑیوں سے گزرتا ہوا یہ قافلہ تیزی سے اپنی منزل کی جانب بڑھتا رہا اور 387 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سپین اور فرانس کے بارڈر پر پہنچا۔ اس سے مزید 16 کلومیٹر آگے Aire de Catalan کے نام کا وہ سروس سٹیشن تھا جو سپین اور فرانس کے امراء کے مابین میٹنگ پوائنٹ کے طور پر پہلے سے طے تھا۔ قافلہ ایک بجکر بیس منٹ پر اس جگہ پہنچا تو محترم امیر صاحب فرانس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضورِانور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے چشمِ براہ تھے۔ حضورِانور گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ امیر صاحب فرانس سے ان کے سفر کے متعلق دریافت فرمایا۔ تھوڑی دیر چہل قدمی فرمائی اور پھر سپین سے آنے والے احباب کو الوداعی شرف مصافحہ بخشا اور آپکا قافلہ امیر صاحب فرانس کے ساتھ اپنی اگلی منزل کی جانب روانہ ہو گیا جو کہ یہاں سے 150 کلومیٹر کی مسافت پر تھی اور فرانس کی جماعت نے وہاں نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ سوا تین بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ اس جگہ پہنچا۔

سپین کا ذکر مکمل کرنے سے پہلے تحدیثِ نعمت کے طور پر اللہ کے اس لطف واحسان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ سپین جہاں کئی ہفتوں بلکہ مہینوں سے حضورانور کی آمد والے دن تک بارشوں کا سلسلہ جاری تھا وہ آپ کے قیام سپین کے دوران 29 مارچ سے لے کر 12 اپریل تک اس طرح ٹھہر گیا جیسے یہاں پہلے بارشیں نہ ہوئی ہوں اور ان دنوں میں نیلگوں آسمان پر سورج اپنی تمام تر تمازت کے ساتھ اس طرح چمکتا رہا کہ اہلِ قافلہ سپین میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے اپنے اپنے رنگ میں خوب استفادہ کرتے رہے لیکن جیسے ہی حضورِانور نے ارضِ سپین کو الوداع کہا تو وہاں بارشوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا۔

اسی طرح یہ ذکر بھی ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ اس زمانے کے امام حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام نے دنیا بھر کی قوموں کو مختلف پیرایوں میں خدائے واحد و یگانہ کے آستانہ پر جھکنے کی ترغیب دیتے ہوئے نہ ماننے والوں کو بار بار انذار اور تنبیہ بھی کی ہے۔ چنانچہ حضورِانور ایدہ اللہ کے سفرِ سپین سے اگلے ہی روز قرطبہ میں 6.2 ریکٹر سکیل پر ایک زلزلہ آیا جس سے اگرچہ کوئی نقصان تو نہیں پہنچا لیکن اہلِ سپین جن میں سے بہت ساروں کے آباواجداد مؤحد مسلمان تھے ان کو یہ زلزلہ اس بات کی تنبیہ ضرور کر گیا کہ مسیحِ وقت کا پانچواں خلیفہ تمہارے ملک میں توحید کی منادی کر کے روانہ ہو گیا ہے۔ اسکی آواز پر کان دھرو گے تو نجات پاؤ گے ورنہ خدا اس سے بھی زیادہ سختی سے پکڑنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو دینِ واحد پر جمع ہونے اور ہدایت کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(باقی آئندہ انشاء اللّٰہ)

❁❁❁❁❁❁❁

Bandundu (کونگو کنشاسا) کے چوتھے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد۔ مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر، ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ کی کوریج

(رپورٹ: مرتبہ طاہر منیر بھٹی مبلغ سلسلہ باندوندو ریجن)

صوبہ باندوندو Bandundu (کونگو کنشاسا) کا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 21,20 مارچ 2010ء کو منعقد ہوا۔ صوبائی دارالحکومت باندوندو شہر میں 2005ء میں جماعت کا مشن قائم ہوا تھا اور 2007ء میں پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ 2007ء سے باقاعدہ ہر سال یک روزہ جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ امسال چوتھا سالانہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ دو روزہ تھا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے شعبہ جات کا قیام ہوا اور ان کے متفرق اجلاسات منعقد ہوئے۔ جلسہ کا انتظام امسال مکمل ہونے والی مسجد نور کے احاطہ میں پنڈال بنا کر کیا گیا۔ جلسہ کا پنڈال بینرز سے خوبصورتی سے سجایا گیا۔ امسال جلسہ میں شرکت کے لئے کنشاسا سے مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر ومشنری انچارج کونگو 3 ممبران مجلس عاملہ کے ساتھ مورخہ 18 مارچ کو باندوندو پہنچے۔

ہفتہ 20 مارچ کو سہ پہر تین بجے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ کے بعد جماعت احمدیہ کونگو کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر اول نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب کونگو نے افتتاحی تقریر میں احباب جماعت کو جلسہ کے مقاصد سے آگاہ کیا۔ جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

''تقویٰ اللہ''۔ مکرم ابوبکر چتینیگے Tshitenge صاحب

''انفاق فی سبیل اللہ''۔ مکرم عیسیٰ کیتانو Kitanu صاحب

''خلافت احمدیہ''۔ مکرم عبداللہ Ndukute

دوسرا روز 21 مارچ 2010ء

جلسہ کا دوسرا سیشن صبح ساڑھے دس بجے مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر اول کونگو کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں حسب ذیل تقاریر ہوئیں۔

''اسلامی عبادات اور ہماری ذمہ داریاں''۔ طاہر منیر بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ۔ ''خلافت کی اہمیت اور برکات''۔ مکرم سلیمان Matopi صاحب۔ ''اطاعت کی اہمیت''۔ مکرم محمد Boleme صاحب۔ ''سیرت النبیؐ''۔ مکرم احمد Iwini صاحب

جلسہ کا آخری سیشن بعد دوپہر ساڑھے بارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت اور عربی قصیدہ کے بعد ایک تقریر صداقت حضرت مسیح موعود پر مکرم انس موسو Musu صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور کردار کے حسین واقعات بیان کئے اور حاضر مہمانوں کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ بانئ اسلام مجسم رحمت تھے اور اسلام کا پیغام رحمت پیار اور محبت کا پیغام ہے۔

امسال جلسہ کے مہمانوں کی آمد تین روز قبل ہی شروع ہو گئی تھی۔ دور دراز کے علاقوں سے احباب، پیدل، سائیکل اور کشتیوں پر سفر کر کے بہت قربانی کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان احباب میں بعض لوگ 50 سے 350 کلومیٹر تک کا پیدل اور کچھ حصہ سفر کشتی پر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

میڈیا کوریج

تین لوکل ریڈیو چینلز 1- BANDUNDUM FM, 2- RADIO CONCORD, 3- AMIN نے مسلسل تین روز تک جلسہ کی خبریں اور پروگرام نشر کئے۔ نیشنل ٹی وی RTNC کی لوکل برانچ نے جلسہ کے حوالے سے خبریں اور مکرم امیر صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ ایک گھنٹہ سے زائد دورانیہ کی جھلکیاں مسلسل دو دن نشر کیں۔ قومی اخبار AVENIR اپنی اشاعت مورخہ 7/اپریل 2010ء کی اشاعت میں نصف صفحہ پر مشتمل جلسہ اور مسجد کے افتتاح کے حوالے سے خبر شائع کی نیز جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کا خلاصہ شائع کیا۔ یہ اخبار انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔

جلسہ کے موقعہ پر کتب کی نمائش لگائی گئی اس سے تقریباً ساڑھے چار صد افراد نے استفادہ کیا۔

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت سے محبت کے تقاضے۔ اخلاص و وفا اور اطاعت

(اطاعت خلافت کے شاندار نمونے)

(سید شمشاد احمد ناصر۔ لاس اینجلس۔ امریکہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/ اپریل 2007ء خطبہ جمعہ میں جماعت کو نصائح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''افراد جماعت کو بھی اس احساس کو اپنے اندر قائم کرنا ہوگا کہ اگر ہمیں خلافت سے محبت ہے تو ہم بھی اپنی حالتوں کو دیکھیں اور ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں جس پر خدا اور رسول کے حکموں کے مطابق ہماری زندگی چلنی چاہئے یا جس طرف ہمیں خلیفۂ وقت چلانا چاہتا ہے''

حضور انور کا یہ پیغام، یہ نصیحت اور آپ کی یہ خواہش اور دلی تمنّا ہی ہماری کامیابیوں کا راز اور تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں۔ تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں'' (الفضل 31 جنوری 1936ء)

❁ نظام خلافت سے وابستگی ہم سے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا تقاضا کرتی ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''جب تک تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو''

جماعتی عہدیداران کے کندھوں پر عام افراد جماعت کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے، عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں یہ نصیحت فرمائی:۔

''جب تم بیعت میں شامل ہو گئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے نظام میں شامل ہو گئے ہو تو پھر تم نے اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعودؑ کو دے دیا اور اب تمہیں صرف ان کے احکامات کی پیروی کرنی ہے، اُن کی تعلیم کی پیروی کرنی ہے اور آپ کے بعد چونکہ نظام خلافت قائم ہے اس لئے خلیفہ وقت کے احکامات کی ہدایات کی پیروی کرنا تمہارا کام ہے''۔

(روزنامہ الفضل 20 جنوری 2004ء)

حضرت مصلح موعودؓ آیت استخلاف کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ، (النور:57) یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔ گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعت رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔ یہ وہی نکتہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔ یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ پس وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ، (النور:57) فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اس وقت رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہو گی کہ اشاعت وتمکین دین کے لئے نمازیں قائم کی جائیں، زکوٰتیں دی جائیں اور خلفاء کی پورے طور پر اطاعت کی جائے''۔ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 367)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں خلافت سے محبت اور اطاعت کی ہزارہا نہایت روشن اور درخشندہ مثالیں موجود ہیں۔ ذیل میں صرف چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

❁ جب مسجد بیت الفضل لندن کے بنانے کا سوال تھا اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے 7 جنوری 1920ء کو بعد نماز عصر ایک تقریر فرمائی جو کہ انوار العلوم جلد 5 میں ''قیام توحید کے لئے غیرت'' کے نام سے شائع ہوئی ہے جس میں حضورؓ نے احباب جماعت کو لندن میں مسجد بنانے کی پرزور تحریک فرمائی اس میں حضور نے ایک بچے کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

''یہاں تو بچوں میں اتنا جوش ہے جس کی حد نہیں۔ ایک بچہ نے جو کسی امیر کا لڑکا نہیں بلکہ ہاتھ سے محنت کرنے والے مزدور اس کا لڑکا ہے اپنے ساڑھے تیرہ روپے بھی دیئے اور بتایا کہ میرے والد جو پیسے مجھے خرچ کے لئے دیتے رہے ہیں وہ میں جمع کرتا رہا ہوں جس کی مجموعی رقم یہ ہے جو میں مسجد کے لئے دیتا ہوں۔ خدا جانے اس کے دل میں کیا کیا جوش ہوں گے اور اس روپیہ سے کیا کیا کام لینے چاہتا ہوگا لیکن اس نے اپنے اس مقصد پر جو تین چار سال سے اس کے ذہن میں تھا اور جس کے لئے وہ پیسہ پیسہ جمع کر رہا تھا چھری پھیر دی۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کے جوش اور ہمت کی بات ہے''۔ (انوار العلوم جلد 5 صفحہ 20)

❁ روزنامہ الفضل ربوہ اپنی اشاعت 24/ اگست 1999ء میں احمدی مستورات کی اپنے امام کے ساتھ کامل وابستگی اور اطاعت کا یہ واقعہ درج کرتا ہے کہ جب پنجاب میں ہنگامے ہو رہے تھے اس وقت بعض احمدی خواتین نے قابل رشک نمونہ اپنے امام سے اطاعت کا دکھایا۔ تاریخ احمدیت اسے فراموش نہ کر سکے گی لکھا ہے:۔

''دو جگہوں پر احمدی مستورات اکیلی تھیں کہ بہت بڑا ہجوم حملہ آور ہوا اور قتل و غارت کی دھمکی دی مگر اندر سے صرف ایک آواز آئی اور وہ یہ کہ ہم اپنے آقا کے حکم کے ماتحت گھر میں رہیں گے۔ احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے خواہ ہمیں قتل کر دیا جائے یا ہمارا سامان لوٹ لیا جائے۔ اس آوازیں کچھ ایسا اثر تھا کہ ہجوم کا رخ پلٹ گیا اور شر پسند لوگ واپس چلے گئے''۔ اطاعت امام کے ایسے ہی نظارے تھے کہ جن کو دیکھ کر جماعت احمدیہ کے ایک شدید مخالف مولوی ظفر علی خان کو بھی ایک موقعہ پر کہنا پڑا'' کہ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی''۔

(الفضل 24 اگست 1994ء)

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

''جب مسجد کوپن ہیگن کی تحریک ہو رہی تھی اور عورتیں جس طرح والہانہ طور پر سب کچھ حاضر کر رہی تھیں تو اتفاق سے ایک غیر احمدی عورت بھی وہاں بیٹھی یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ اس نے یہ تبصرہ کیا کہ ہم نے دیوانہ وار لوگوں کو پیسے لیتے دیکھا ہے لیکن دیوانہ وار لوگوں کو پیسے دیتے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ آج احمدی عورتوں نے ہمیں بتایا ہے کہ پیسے لیتے ہوئے جوش نہیں ہوا کرتا۔ اصل جوش وہ ہے جو پیسے دیتے وقت دکھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ وہ زندگی کی علامت ہے جس نے احمدی خواتین کو سب دنیا میں ممتاز کر دیا ہے''۔

(محسنات از لجنہ اماء اللہ کراچی صفحہ 213-212)

❁ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

''یورپ کے بعض احمدی دکانداروں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کے ہوٹل کے کاروبار ہیں اور وہاں شراب بھی بکتی ہے۔ چنانچہ جب میں نے ان کا سختی سے نوٹس لیا کہ آپ کو یہ کاروبار چھوڑنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بھاری تعداد ایسی تھی جنہوں نے اس کاروبار کو ترک کر دیا۔ بعضوں کو خدا تعالیٰ نے فوراً بہتر کاروبار بھی عطا کئے، بعض کو ابتلاء میں بھی ڈالا، وہ لمبے عرصہ تک دوسرے کاروبار سے محروم رہے لیکن وہ پختگی کے ساتھ اپنے اس فیصلے پر قائم رہے''۔ (الفضل 17 جنوری 1989ء)

❁ قادیان کی مستورات کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک غریب عورت کی قربانی اور اطاعت کی ایک عجیب اور روح پرور مثال بیان فرمائی، حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں:۔

''ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے اور چلتے وقت بالکل پاس پاس قدم رکھ کر چلتی ہے میرے پاس آئی اور اس نے دو روپے میرے ہاتھ پر رکھ دیئے ....اس کی زبان پشتو ہے اور وہ اردو کے چند الفاظ ہی بول سکتی ہے۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں اپنے ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا یہ دوپٹہ دفتر کا ہے۔ یہ پاجامہ دفتر کا ہے۔ یہ جوتی دفتر کا ہے۔ میرا قرآن بھی دفتر کا ہے یعنی میرے پاس کچھ نہیں۔ میری ہر ایک چیز بیت المال سے مجھے ملی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک طرف تو میرے دل پر نشتر کا کام کر رہا تھا دوسری طرف میرا دل اس محسن کو یاد کر کے جس نے ایک مردہ قوم میں سے ایسی زندہ اور سرسبز روحیں پیدا کر دیں شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو رہا تھا''۔

(سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ 350)

❁ صرف مالی قربانی کی ہی بات نہیں خلیفۂ وقت کی اطاعت میں خواتین نے اپنے جذبات اور اپنی جوانی کی بھی قربانی پیش کی۔ اس کی صرف ایک مثال پیش ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی خان صاحب کو جب حضرت مصلح موعودؓ نے انڈونیشیا بھجوایا وہ زمانہ مالی لحاظ سے جماعت کے لئے بہت مشکل تھا۔ اتنے پیسے تو اکٹھے ہو گئے کہ انہیں انڈونیشیا بھجوایا جا سکے۔ مگر واپسی کے لئے انتظام نہ ہو سکا۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب سالہا سال تک انڈونیشیا میں بغیر بیوی اور بچوں کے رہے اور ان کے بیوی بچے بغیر خاوند اور والد کے پاکستان میں رہے بلکہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ان کے بچے اپنی والدہ سے پوچھتے تھے کہ ہمارے ابا کہاں ہیں؟ انہوں نے قریباً 26 سال کا عرصہ اپنے بیوی بچوں سے الگ گزارا۔ بالآخر جب جماعت نے فیصلہ کیا کہ اب ان کو مستقلاً واپس بلا لیا جائے تب ان کی بیوی جو اَب بوڑھی ہو چکی تھیں حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بڑے درد سے یہ عرض کیا کہ دیکھیں جب میں جوان تھی تو اللہ کی خاطر صبر کیا اور اپنے خاوند کی جدائی پر اُف تک نہ کی۔ اپنے بچوں کو کسمپرسی کی حالت میں پالا پوسا اور جوان کیا۔ اب جب کہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور بچے جوان ہو چکے ہیں اب اُن کو واپس بلانے سے کیا فائدہ؟ اب تو میری تمنا پوری کر دیجئے کہ میرا خاوند مجھ سے دور خدمت دین کی مہم ہی میں دیار غیر میں مر جائے اور مَیں فخر سے کہہ سکوں کہ میں نے اپنی تمام شادی شدہ زندگی دین کی خاطر قربان کر دی''۔

(ماخوذ ماہنامہ خالد ربوہ فروری 1988ء)

❁ سر ملک فیروز خان صاحب نون (جو پاکستان کے وزیر اعظم بھی رہے) وہ خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون سے چوتھی پانچویں پشت پر ملتے تھے۔ خان بہادر صاحب مخلص اور بڑے فدائی احمدی تھے۔ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد کسی وجہ سے وہ اپنے چھوٹے بھائی میجر ریٹائرڈ ملک سردار خان صاحب نون اور ملک فیروز خان صاحب سے شدید ناراض ہو گئے حتّی کہ ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیئے۔ سارے نون خاندان پر ان کا رعب ایسا تھا کہ کسی کو اُن سے بات کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔ آخر بڑی سوچ بچار کے بعد ملک فیروز خان صاحب اور میجر سردار خان صاحب حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ملک صاحب خان صاحب کی ناراضگی کی وجہ سے سارا نون خاندان جو بارہ دیہات کا مالک ہے اس کا بے مثل اتفاق پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ حضور ان دنوں رتن باغ لاہور میں قیام فرما تھے۔ آپ نے ملک صاحب خان صاحب کو طلب فرمایا اور فرمایا:

’’اتنی رنجش اور ناراضگی بہت نامناسب ہے آپ پہلے سرفیروزخان صاحب کے پاس جاکر معذرت کریں اور پھر اپنے چھوٹے بھائی میجر سردار خان صاحب سے معافی مانگیں۔اور پھر آج ہی مجھے رپورٹ دیں‘‘۔

ملک صاحب خان صاحب نے مکرم عبدالسمیع نون صاحب کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور کے اس حکم سے میرے دل میں انقباض پیدا ہوا کہ حضور نے ناراضگی کی وجہ دریافت فرمائے بغیر چھوٹے بھائیوں کے سامنے مجھے جھکنے کا حکم دے دیا ہے۔تاہم میری مجال نہ تھی کہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کرتا۔ چنانچہ پہلے سرفیروزخان صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ وہ بڑی محبت سے میری طرف لپکے اور زار وقطار روتے ہوئے کہنے لگے کہ میں قربان جاؤں مرزا محمود پر جنہوں نے ہمارے سارے خاندان پر یہ احسان عظیم کیا۔ جب میں نے اُن سے معافی مانگی تو کہنے لگے کہ آپ میرے عزیز ترین بڑے بھائی ہیں آپ مجھے خدا کے لئے معاف کردیں.......... پھر میں جلد ہی ان سے بمشکل اجازت لے کر میجر صاحب کے ہاں پہنچا وہ بھی خوشی اور ممنونیت کے جذبات سے مغلوب تھے۔اُن کے اصرار پر بھی وہاں نہ رُکا کیوں کہ حضور نے رپورٹ دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ سیدھا حضور کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سنایا۔

حضور بہت خوش ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا ’’آپ کے لئے میرا یہ حکم دل پسند تو شاید نہ ہوا ہو گا کہ کسی قسم کی تحقیقات کرنے یا ناراضگی کی وجوہ معلوم کرنے کے بغیر ہی آپ کو حکم دے دیا کہ جاؤ اپنے سے عمر میں چھوٹے بھائیوں سے معافی مانگو۔ وجہ یہ تھی کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔سرفیروزخان اور میجر سردار خان کے ساتھ تو میرے معاشرتی تعلقات ہی ہیں، وہ میرے حکم کے پابند تو نہیں مگر آپ پابند ہیں۔پھر حدیث ہے کہ جو اپنے روٹھے ہوئے بھائی کو منانے میں پہل کرے گا وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔ یہ استعارہ کا کلام ہے مگر بہرحال اس حدیث کی رو سے آپ ایک ہزار سال پہلے جنت میں جائیں گے۔پھر سوچ لیں کہ یہ کس قدر فائدہ اور منافع کا سودا ہوا‘‘۔

(ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون جولائی 2008ء صفحہ 265-264)

❁ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام کو قائم کرنا چاہتا ہے۔جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا‘‘۔(الفضل 15 نومبر 1946ء)

❁ روزنامہ الفضل 11 راگست 2007ء میں مکرم ابن کریم صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے خلیفہ وقت کی اطاعت کا ایک روح پرور اور وجد آفرین واقعہ نقل کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

’’ہمارے محلّہ میں ایک متمول اور مخلص خاندان رہتا ہے۔ میں نے انہیں ایک دن بے تکلفی سے کہا...... یہ جو آپ کے خاندان کو طرح طرح کی برکتیں اور نعمتیں میسر ہیں میرے خیال میں اس کے پیچھے مسجد کی تعمیر کا اجر شامل ہے................انہوں نے کہا اس بات میں تو کوئی شک نہیں، لیکن ان فضلوں کے پیچھے ایک اور بھی اہم بات ہے اور وہ خلیفۂ وقت کے حکم کی تابعداری اور نظام جماعت سے وابستگی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔ کہنے لگے خلافت ثالثہ کے ایام کی بات ہے کہ ہم لوگ دارالرحمت میں رہا کرتے تھے، ہمارا اپنے رشتہ دار کے ساتھ مکان کا تنازعہ چل رہا تھا۔ جب معاملہ طول پکڑ گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہمارے والد صاحب کو پیغام بھجوایا کہ میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ یہ مکان فوراً خالی کردیں۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے خلیفۂ وقت کا حکم سنتے ہی فوری طور پر مکان خالی کردیا۔سب بچوں اور سامان کو لے کر اس گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ بظاہر کوئی منزل تھی نہ ٹھکانہ۔ آپ کی نظر ایک ایسے ویران سے گھر پر پڑی جس کے دروازے چوپٹ کھلے تھے۔ چنانچہ آپ نے چارونا چار سامان وہاں رکھ دیا۔ اس مکان کی مالکن کو جب پتہ چلا تو اس نے آکر ہمارے والد صاحب سے جھگڑا کرنا شروع کردیا کہ آپ اس مکان میں بغیر اجازت کیوں داخل ہوئے۔ میرے والد صاحب نے اسے ساری تفصیل بتائی اور کہا کہ اس کا محرّک یہ ہے کہ امام وقت کا حکم آیا تھا کہ فوراً مکان خالی کردو۔اس لئے میں حضور کا حکم سنتے ہی بیوی، بچوں اور سامان کو لے کر گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ یہ خالی مکان دیکھ کر یہاں تھوڑی دیر کے لئے رکے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ہم آپ کو کرایہ دیا کریں گے اور جلد ہمارا کوئی بندوبست ہوجائے گا۔ جب یہ حقیقت اس خاتون پر ظاہر ہوئی تو اس نے مکان خوشی سے دینے پر آمادگی ظاہر کردی..........تو حقیقت میں ان ساری نعماء اور خوشحالی کے پیچھے امام وقت کے حکم کی تعمیل ہے اور اطاعت کی برکتیں ہیں۔ جس دن بظاہر ہم نے کسمپرسی کی حالت میں مکان کو خیر باد کہا تھا دراصل وہی دن ہماری خوش بختی کا زینہ بن گیا تھا۔ آج ہم سب بہن بھائی اپنی اپنی جگہ خوشحال ہیں..........‘‘۔

❁ حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 28 اکتوبر 1979ء کو اپنے خطاب میں فرمایا:۔

’’ہمارے عہد میں ایک چیز شامل ہے خلافت سے وابستگی۔ میں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔ میرا تجربہ ہے جماعت کے ان لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے وہ بھی نیک انجام پاگئے۔لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی میں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں۔ کیونکر ایسا ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خلافت وہ خدائی رسّی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے اور خدا، عظیم خدا اگر ایک بندہ کی لغزشیں دیکھ کر اسے معافی دینا چاہے تو دیتا چلا جائے گا کوئی نہیں جو روک سکے۔لیکن اگر کوئی اس کی رسّی پر ہاتھ ڈالتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے یہی پیغام ہے

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

(الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی 2008ء)

(اس فارسی شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ: اے وہ شخص جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا ہے باغبان سے ڈر کیونکہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں۔)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخلصین جماعت کو خراج تحسین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے ان کے عوارض واسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی اور اکثر حواری ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق ووفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک واسباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تأمّل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر بامراد کیا۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 337-336)

❁ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلافت کے احترام اور اطاعت جیسی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے۔ اور اس کے ہر اشارے اور ہر حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے‘‘۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ چہارم صفحہ 20)

اسی طرح فرمایا:

’’اپنی ساری عبادتوں، اپنی ساری نیکیوں اور اپنے سارے کاموں کو بابرکت انجام تک پہنچانا چاہتے ہو تو خلافت سے محبت اور اس کا ادب اور اس کا احترام اپنے ایمان کا جزو بنالو۔ اور یہ امر خوب یاد رکھو اور اپنی نسلوں کو ان کے خون کی رگوں میں یہ بات شامل کر دو کہ تمہاری تمام تر ترقیات اب صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں، اس کے پیچھے پیچھے چلو اس کے اشاروں کو حکم سمجھ کر چلو تو تم دیکھو گے کہ فتوحات اور ترقیات کی منزلیں تمہارے قدم چومیں گی۔ انشاءاللہ۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ دوم صفحہ 116)

ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار بندہ بننا چاہئے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ’’جماعت احمدیہ جس روحانی بشاشت قلب کے ساتھ خلیفہ کی اطاعت کرتی ہے وہ للّٰہی محبت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ خلیفہ کی جماعت سے محبت اور جماعت کی خلیفہ سے محبت، جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے اور یہ وہ دولت ہے کہ زمین وآسمان کے خزانوں کے عوض بھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جماعت کا ہر فرد اپنے ہر غم اور ہر خوشی میں خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا طلبگار رہتا ہے اور خلیفۂ وقت کی دلسوزی اور ہمدردی اور محبت سے بھرے پیغام اس کے لئے راحت وسکون کا باعث ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان اس باہمی ربط جان اور پیوند کو ہر آن مضبوط کرتے رہتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی ہے۔ یہ وہ تعلق ہے جو ایک مادی نظر دیکھ ہی نہیں سکتی۔ محبت کا یہ باہمی رشتہ جماعت کا سرمایہ بھی ہے اور جماعت کی ناقابل تسخیر طاقت بھی‘‘۔

(خلافت احمدیہ صفحہ 154)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمدؑ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
یہ فضل ترا تا بقیامت رہے قائم
جب تک کہ خلافت کا یہ فیضان رہے گا
ہر دور میں ممتاز مسلمان رہے گا

❁❁❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

مین آف دی میچ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/اپریل 2008ء میں مکرم شیخ نثار احمد صاحب نے کرکٹ کی دنیا کے کئی عظیم کھلاڑیوں سے اپنی ملاقاتوں کا حال بیان کیا ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھ سکول کی کرکٹ ٹیم میں تین ایسے دوست بھی تھے جو بعد میں پاکستان کی طرف سے ٹیسٹ کرکٹ کھیلتے رہے۔

اوول (Oval) کے ہیرو فضل محمود صاحب سے بھی میری بہت ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ مردانہ حسن کے شاہکار تھے۔ایک مرتبہ ہم نے انہیں سڑک پر ہی جہاں ہم کرکٹ کھیلتے تھے، درخواست کی کہ وہ باؤلنگ کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے کچھ دیر ہمارے ساتھ کرکٹ کھیلی۔ ایک پروگرام میں انہوں نے میرے اِس سوال پر کہ اُن کے زمانہ میں پاکستان کرکٹ ٹیم کی فیلڈنگ بہت کمزور ہوتی تھی اور بہت کیچ چھوٹتے تھے تو وہ کہنے لگے کہ ایک میچ میں مَیں نے باؤلنگ کرتے وقت ایک کھلاڑی سے کہا کہ تم Slip میں کھڑے ہوجاؤ تو اُس نے مجھے آہستہ سے کہا کہ فائدہ کوئی نہیں میں نے Slip میں کبھی کوئی کیچ نہیں پکڑا۔ میں نے انہیں کہا مجھے معلوم ہے لیکن آخر کسی کو تو اس جگہ کھڑا ہونا ہی ہے۔

ماجد خان بھی اپنے وقت کے عظیم کھلاڑی رہے ان کی وجہ شہرت ان کے والد ڈاکٹر جہانگیر خان بھی تھے جو آل انڈیا کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی رہے۔ ماجد خان پاکستان کرکٹ ٹیم میں ایک منفرد انداز کے کھلاڑی تھے اور ان کی خاص مہارت ان کے Quick Reflex تھے جس کی وجہ سے بہت کامیاب بیٹسمین بنے۔اُن سے مجھے ملنے کا اشتیاق دو وجہ سے تھا ایک تو وہ ورلڈ کلاس کھلاڑی تھے ہی لیکن دوسری وجہ یہ تھی لاہور سے نکلنے والے رسالہ ''دھنک'' میں ماجد خان کا ایک انٹرویو چھپا اور علاوہ دوسری کرکٹ کی باتوں کے انہوں نے احمدیوں کے متعلق بہت ہی اچھے جذبات کا اظہار کیا۔ چند دن بعد مکرم امیر صاحب نے میری ڈیوٹی لگائی کہ مَیں حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو جو کراچی سے لاہور آرہے تھے، ربوہ لے جاؤں۔ جب مَیں حضورؒ کے ساتھ کار میں بیٹھا تو ریڈیو پر کمنٹری ہورہی تھی۔آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا سکور ہے؟ میں نے بتایا کہ بارش کی وجہ سے کھیل رُکا ہوا ہے لیکن ماجد خان آؤٹ ہوچکے ہیں۔ اس پر آپؒ نے فرمایا: ماجد خان بہت اچھا کھلاڑی ہے لیکن اس میں ایک کمزوری بھی ہے کہ وہ فرنٹ فٹ پر جب کور ڈرائیو کھیلتا ہے تو اکثر سلپ میں کیچ آؤٹ ہوجاتا ہے۔ میں نے حیرانی سے حضورؒ کی طرف دیکھا اور سوچنا شروع کیا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ میرے ساتھ بیٹھا ہوا عظیم شخص بلاشبہ علوم وفنون کا ایک سمندر ہے لیکن کرکٹ کے کھیل کے ایک کھلاڑی پر اتنی باریک نظر، یہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ پھر حضورؒ نے کرکٹ پر بہت ماہرانہ تبصرہ کیا۔تب میں نے حضورؒ سے ماجد خان صاحب کے انٹرویو کا ذکر کیا تو حضورؒ نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

مجھے دنیا کے کئی شہروں میں بہت سے کرکٹ میچ دیکھنے کا موقع ملا ہے لیکن سب سے زیادہ پُرلطف میچ وہ تھا جو مَیں نے MTA پر کروڑوں احمدیوں کے ساتھ دیکھا۔کسی پارک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیٹنگ فرمارہے تھے۔ حضور نے خوب شاٹس لگائیں اور پھر امیر صاحب جرمنی کی باؤلنگ کے انداز پر بے ساختہ ہنس پڑے۔ چندلمحوں کا یہ میچ اس قدر دلفریب تھا کہ سب بہت ہی محظوظ ہوئے۔ پھر میں نے سوچا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لگائی ہوئی Shots تو دنیا کے تمام کناروں کی طرف جارہی ہیں اور یہ عظیم کھلاڑی فرنٹ فٹ پر کور ڈرائیوز لگاتا چلا جارہا ہے اور انشاء اللہ کبھی آؤٹ نہیں ہوگا۔اس لئے بلاشبہ

He is our man of the match.

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یادیں

رسالہ ''الھدیٰ'' سویڈن کے شمارہ اگست تا اکتوبر 2008ء میں مکرم مامون الرشید ڈوگر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی چند خوبصورت یادوں کو بیان کیا ہے۔

حضور انورؒ کی احمد نگر میں زرعی زمین ہمارے ساتھ تھی اور اس طرح اکثر ملاقات کا موقع بھی مل جاتا کیونکہ آپؒ (خلافت سے قبل) اکثر زمینوں پر سائیکل پر جایا کرتے تھے۔ ایک دن جب مَیں سائیکل پر ربوہ آرہا تھا تو حضورؒ سائیکل پر پیچھے سے آئے (یہ قریباً 1978ء کی بات ہے جبکہ میں B.A. کا طالبعلم تھا) اور فرمایا کہ چلو سائیکل ریس ہوجائے۔ خاکسار نوجوان تھا اس لئے جوش میں آکر پوری قوت سے سائیکل ریس شروع کردی لیکن ایڑی چوٹی کا زور لگانے پر بھی حضورؒ کی گرد کو بھی نہ پاسکا۔مسجد مبارک سے پہلے والے موڑ پر جہاں سے حضور انورؒ اپنے گھر کی طرف مڑا کرتے تھے، وہاں پہنچا تو حضورؒ کو وہاں اپنا انتظار کرتے پایا۔ جب سانس کچھ درست ہوئی تو استفسار فرمایا کہ آپ کے دادا جان کا کیا نام ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا۔ فرمایا کہ صحابہ کے ساتھ ہمیشہ حضرت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ میرے بھی استاد تھے اور کچھ واقعات بھی سنائے۔آپؒ نے بتایا کہ میرے دادا جان نے اُس زمانے میں اچھی تعلیم حاصل کی اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر ایک اعلیٰ نوکری کی پیشکش کو چھوڑ کر قادیان سکول میں چند روپوں پر استاد ہوگئے۔ ہمارا خدا اپنے بندے کی چھوٹی سی قربانی کے لئے بھی بڑی غیرت رکھتا ہے۔اُن چند روپوں نے آج حضرت ماسٹر صاحب کی اولاد کے گھروں کو روپوں سے بھر دیا ہے۔ پھر پوچھا کہ بتاؤ آج حضرت ماسٹر صاحب کے بچوں کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ جی تین۔فرمانے لگے دیکھو یہ بھی احمدیت کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک پر وقف کی درخواست دی تھی۔ خلافت رابعہ میں فوج میں کمیشن کی کال بھی آگئی تو مَیں نے ملاقات میں صورتحال بیان کی۔فرمانے لگے آرمی میں جاکر کیا کروگے، میجر سے اوپر تو ترقی ہوگی نہیں۔

لیکن خدا کی قدرت کہ میری وقف والی فائل دفتر سے کہیں گُم ہوگئی۔ مَیں دوبارہ حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ باہر چلے جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میری نہ تو کوئی واقفیت ہے اور نہ کوئی اوقات تو ویزہ کیسے ملے گا۔ آپؒ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے خاکسار کے بیرون ملک آنے کا انتظام فرمایا۔

جب سویڈن کی مسجد ناصر یوتھے بوری جماعتی ضروریات کے لئے چھوٹی ہوگئی تھی اور اس کی توسیع کا معاملہ زیرغور تھا تو حضور انورؒ مسجد ناصر میں تشریف فرما تھے اور آپؒ نے تعمیر کمیٹی تشکیل فرمائی جس کا صدر خاکسار کو مقرر فرمایا۔ مسجد ناصر کی زمین حکومت سے 100 سالہ لیز پر لی گئی تھی۔فرمایا کہ پہلے اپنی جگہ خریدیں پھر تعمیر کا پروگرام بنائیں۔ دوسال کی تگ ودود کے بعد کونسل نے مسجد کی جگہ کو ہمیں 1,3 ملین کرونز میں فروخت کا فیصلہ کیا۔خاکسار یہ بات حضور انورؒ کی خدمت میں عرض کی تو فرمایا کہ مناسب قیمت ہے فوراً لے لیں۔ خاکسار نے اپنی ناسمجھی اور ناعاقبت اندیشی سے فوری تعمیلِ ارشاد کی بجائے عرض کیا کہ حضورؒ اگر اجازت دیں تو مزید سودے بازی کرلوں۔ فرمایا کہیں زمین نہ گنوا بیٹھنا۔ پھر کچھ توقف فرمایا اور پھر کھڑے ہوگئے۔ میں سمجھا کہ ملاقات ختم ہوگئی ہے اس لئے فوری طور پر باہر جانے کے لئے کھڑا ہوگیا۔ حضورؒ اپنی کرسی سے میری طرف تشریف لائے اور زور سے اپنے سینے کے ساتھ بھینچ کر فرمایا: سودے بازی کی اجازت ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپؒ کی قبولیتِ دعا کا اعجازی نشان دکھایا اور ہمیں یہ زمین صرف پانچ لاکھ میں عطا فرمائی۔ تعمیر مسجد کے دوران بھی ساری جماعت نے اور خاص طور پر تعمیر کمیٹی نے ہر لمحہ اور ہر پریشانی میں حضور انورؒ کی دعاؤں کے نظارے دیکھے۔

دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم

سہ ماہی ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جولائی تا ستمبر 2008ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دعا کے متعلق ایک غلط طریق اور رسم کی نشاندہی کے حوالہ سے ایک ارشاد شائع ہوا ہے جو توجہ کے لائق ہے۔ حضور نے 3 نومبر 1945ء کو فرمایا:

''ہماری جماعت میں یہ ایک عادت ہوگئی ہے کہ جب وہ ایک دوسرے کو ملیں گے تو کہیں گے کہ دُعا کرنا یہ کہہ کر آگے چل پڑیں گے۔ نہ کہنے والے کے دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ میرے لئے ضرور دُعا کرے گا اور نہ سننے والے کے نزدیک یہ بات کوئی توجہ کے قابل ہوتی ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کو بطور رسم اور بطور رواج کے کہہ کر آگے چل پڑتے ہیں جیسے انسان کسی دوسرے انسان سے ملتا ہے تو اس سے رواج کے طور پر خیریت وغیرہ پوچھتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ رسم کے طور پر ایک دوسرے کو دُعا کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ اس بات کو اگر بطور رسم کے جاری رکھا جائے تو اس طرح آہستہ آہستہ دُعا کی عظمت جاتی رہتی ہے۔ ہمیشہ ایسے آدمی کو دُعا کے لئے کہنا چاہئے جس کے متعلق یقین ہو کہ وہ ضرور دُعا کرے گا اور جس کے متعلق یقین نہ ہو اسے مت کہو۔ تاکہ دُعا کی عظمت لوگوں کے دلوں میں کم نہ ہوجائے اور جن لوگوں کو دُعا کے لئے کہا جائے ان کا فرض ہے کہ جس شخص نے ان کو دعا کے لئے کہا ہے اس کے لئے ضرور دُعا کریں''۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 جولائی 2008ء میں مکرم شاہد منصور صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

مشیّت نے یہ چاہا جب نوازے ارضِ عالم کو
حضورِ حق سے دو تحفے ملے اولادِ آدم کو
کبھی باطل کو خورشید رسالت دور کرتا ہے
کبھی بدر خلافت دہر کو پُرنُور کرتا ہے
ازل سے آج تک یونہی ستیزہ نُور وظلمت ہیں
خداوند جہاں کی بات پر دونوں شہادت ہیں
مٹی تاثیر باطل شمع حق پھر جگمگا اٹھی
شعاع نور دیں سے بزم دیں پھر جگمگا اٹھی
خلافت کی قبا پھر مصلح موعود نے پہنی
مرے آقا مرے ہادی مرے محمودؓ نے پہنی
گیا جب دورِ محمودی تو دورِ ناصریؒ آیا
پیاسوں کے لئے رحمت کا جام خسروی آیا
مقدّر تھا کہ باغ خلافت پر بہار آئے
مقدّر تھا کہ پھر طاہرؒ امام کامگار آئے
خلافت کی قبا پھر اک دل پُرنُور نے پہنی
مرے آقا مرے رہبر مرے مسرور نے پہنی
نوشتوں میں لکھے احوال پورے ہوگئے آخر
خدا کے فضل سے سوسال پورے ہوگئے آخر
خداوند! ہمارے دل کو توفیق اطاعت دے
خداوند! نئی نسلوں کو بھی یہ جام وحدت دے

ماہنامہ ''النور'' امریکہ جنوری 2008ء میں شامل اشاعت ڈاکٹر مہدی علی چودھری صاحب کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے حوالہ سے کہی گئی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

نورِ دیں ، نورِ مجسم ، مظہرِ نورِ ہدیٰ
زندۂ جاوید ہے تو پیکرِ صدق و صفا
تھا خدا کی ذات پر تیرا توکل بے مثال
جو بھی تیرے پاس تھا سب کر دیا اس پہ فدا
تھی تجھے قربت امامِ وقت سے کچھ اس طرح
پا سکا نہ جس کو کوئی دوسرا تیرے سوا
ہر عدو کے بر مقابل تو ہوا فتح نصیب
تیرے ہاتھوں پہ خدا نے دیں کو مستحکم کیا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

28th May 2010 – 3rd June 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 28th May 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:40	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:25	Khilafat Jubilee Address by Huzoor
03:15	Khabarnama
03:35	Majlis Ansarullah UK Mosha'irah
04:50	Jalsa Salana Qadian 2009: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 27th May 2009.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 13th February 2010.
08:05	Siraiki Service
08:55	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 4th April 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday sermon
13:10	Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
14:05	Bengali Service
15:10	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15	Friday Sermon [R]
17:20	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 19th September 2004.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Insight & Science and Medicine Review
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Food for Thoughts: drugs.
22:50	Reply to Allegations [R]

Saturday 29th May 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th November 1997.
02:45	MTA World News & Khabarnama
03:15	Friday Sermon: rec. on 28th May 2010.
04:25	Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community, rec. on 22nd May 2010.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
06:55	Jalsa Salana France 2004: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 28th December 2004.
07:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 15th June 1996. Part 1.
08:50	Friday Sermon [R]
10:00	Indonesian Service
10:55	French Service
12:05	Tilawat
12:20	Yassarnal Qur'an
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 20th February 2010.
16:00	Khabarnama
16:15	Live Rah-e-Huda: interactive talk show.
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	International Jama'at News
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzur, recoded on 20th February 2010.
22:15	Rah-e-Huda [R]
23:45	Friday Sermon [R]

Sunday 30th May 2010

00:55	MTA World News & Khabarnama
01:25	Yassarnal Qur'an
01:50	Tilawat
02:00	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st November 1997.
03:00	Khabarnama
03:20	Friday Sermon: rec. on 28th May 2010.
04:30	Faith Matters
05:30	Land of the Long White Cloud: part 6.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 27th February 2010.
07:25	Faith Matters: no. 25.
08:30	Food for Thought: conflict.
09:05	Jalsa Salana Spain 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 8th January 2005.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 9th May 2008.
12:00	Tilawat
12:10	Dars-e-Hadith
12:20	Yassarnal Qur'an
12:50	Bengali Service
13:55	Friday Sermon [R]
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:00	Khabarnama: daily international Urdu news.
16:30	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Food for Thought [R]
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:20	Kuch Yaadain Kuch Baatain

Monday 31st May 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	International Jama'at News
01:50	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th November 1997.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:35	Friday Sermon: rec. on 28th May 2010.
04:35	Food for Thought: conflict.
05:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 17th November 1996.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class with Huzoor, recorded on 6th March 2010.
08:00	Seerat-un-Nabi (saw)
08:40	Le Francais C'est Facile: lesson no. 88.
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th December 1997.
10:05	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 26th March 2010.
11:10	Jalsa Salana Speeches
12:00	Tilawat & International Jama'at News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon: rec. on 22nd May 2009.
15:05	Jalsa Salana Speeches [R]
16:00	Khabarnama
16:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
17:35	Le Francais C'est Facile [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. 18th November 1997.
20:35	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna class [R]
22:15	Jalsa Salana Speeches [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Tuesday 1st June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. 18th November 1997.
02:40	Le Francais C'est Facile: lesson no. 88.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:50	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th December 1997.
05:10	Jalsa Salana Canada 2005: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th June 2005 from the ladies Jalsa Gah.
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:05	Children's class with Huzoor recorded on 28th February 2010.
08:15	Question and Answer Session: rec. on 15th February 1999.
09:15	Engineering European Symposium 2007
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 24th July 2009.
12:05	Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:50	Yassarnal Qur'an
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 26th September 2004.
14:55	Children's class [R]
16:00	Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15	Question and Answer Session [R]
17:15	Yassarnal Qur'an [R]
17:35	Historic Facts
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 28th May 2010.
20:35	Insight & Science and Medicine Review
21:10	Children's class [R]
22:15	Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
22:45	Intikhab-e-Sukhan

Wednesday 2nd June 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th November 1997.
02:30	Learning Arabic: lesson no. 7.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:35	Engineering European Symposium 2007
04:05	Question and Answer Session: rec. on 15th February 1999.
05:25	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 26th September 2004.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Land of the Long White Cloud: part 6.
07:00	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 23rd Janurary 2010.
08:05	MTA Variety: inauguration of Bait-u-Zikr.
09:00	Question and Answer Session
10:10	Indonesian Service
11:10	Swahili Service
12:15	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
12:45	From the Archives: Friday sermon delivered on 9th November 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
13:50	Bangla Shomprochar
14:50	Jalsa Salana Belgium 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 12th September 2004.
15:35	Khabarnama
15:50	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
16:55	Question and Answer Session [R]
18:10	MTA World News
18:25	Arabic Service
19:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th November 1997.
20:25	MTA Variety [R]
21:20	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:25	Jalsa Salana Belgium 2004 [R]
23:10	From the Archives [R]

Thursday 3rd June 2010

00:15	MTA World News & Khabarnama
00:50	Tilawat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th November 1997.
02:20	MTA World News & Khabarnama
02:50	MTA Variety: inauguration of Bait-u-Zikr.
03:45	From the Archives: rec. on 9th November 1984.
04:45	Land of the Long White Cloud: part 6.
05:10	Jalsa Salana Belgium 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 12th September 2004.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Shamail-e-Nabawi: persecution of Quraish.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 7th March 2010.
08:05	Faith Matters: part 23.
09:10	English Mulaqat: English question and answer seaaion with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), rec. on 14th July 1996.
10:20	Indonesian Service
11:20	Pushto Service
12:10	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
13:00	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 28th May 2010.
14:00	Jalsa Salana UK 2005: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 29th July 2005.
14:55	Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, rec. on 15th September 1994.
16:00	Khabarnama
16:25	Yassarnal Qur'an [R]
16:50	English Mulaqat [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 17 | Friday 21 May, 2010 | Issue No. 21

پوپ بینیڈکٹ XVI کا جنسی زیادتیوں کے مرتکب پادریوں کے لئے نرم گوشہ

(خالد سیف اللہ خان: آسٹریلیا)

پوپ Benedict XVI کیتھولک عیسائیوں کے دو سو پینسٹھویں (265) پوپ ہیں۔ آپ 19 اپریل 2005ء کو 78 سال کی عمر میں اس منصب پر فائز ہوئے۔ پوپ منتخب ہونے سے پہلے آپ Cardinal Joseph Ratzinger کہلاتے تھے اور مرکز عیسائیت Vatican کے محکمہ Congregation for the Doctrine of Faith کے سربراہ تھے۔ یعنی عیسائی عقائد پر نظر رکھنے والی کمیٹی کے سربراہ تھے یا یوں کہہ لیں کہ فتویٰ کمیٹی کے چیئرمین تھے اور اس کے نفاذ میں بھی عمل دخل رکھتے تھے۔ جب آپ اس حیثیت میں کام کرتے تھے تو پادریوں کی جنسی زیادتیوں کے کئی کیسز آپ کے علم میں لائے گئے لیکن ان کے خلاف مناسب کارروائی کرنے سے قاصر رہے۔ آپ ایک نرم رُو (بیبے) افسر بنے رہے جس کی وجہ سے وہ جرائم بجائے کم ہونے کے بڑھتے رہے۔ اور آج جب اُن جرائم کی تفصیل منکشف ہو رہی ہے تو پوپ صاحب کو بھی ان کا بالواسطہ ذمہ دار گردانا جا رہا ہے بلکہ دو ایسے عیسائی افراد جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یعنی Richard Dunkins اور Christopher Hitchens انہوں نے تو مطالبہ شروع کر رکھا ہے کہ پوپ کو جنسی زیادتیوں کے معاملہ میں مجرمانہ غفلت برتنے کی بنا پر گرفتار کیا جانا چاہیئے۔ اُن کے اس مطالبہ پر سڈنی مارننگ ہیرلڈ نے عوام کی رائے طلب کی ہے۔ 82 فیصد افراد نے کہا ہے کہ بچوں کے ساتھ جو کیا جاتا رہا وہ انتہائی خوفناک ہے ایسے سنگین معاملہ کی پردہ پوشی پر پوپ کی گرفت ہونی چاہیئے۔ جب کہ 18 فیصد نے اس رائے سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ایسا مطالبہ کرنے والے بچوں کے ساتھ گزرے ہوئے المناک واقعات کو مذہب دشمنی کے مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ بہرحال ایک خاصی بڑی تعداد میں لوگ پوپ کو اس کی مجرمانہ غفلت پر ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔

اس سلسلہ میں سڈنی مارننگ ہیرلڈ کو اس کے یورپ کے نامہ نگار Paola Totaro نے 15 اپریل 2010ء کو جو رپورٹ بھیجی ہے اس کے ایک حصہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

''بہرحال آپ جس طرح بھی اس غیر مختتم المیہ پر غور کریں اس امر کی ناقابل تردید گواہی موجود ہے کہ کارڈینل جوزف ریٹزنگر۔ (جس نام سے پوپ اُس وقت جانے جاتے تھے) کو اِن جنسی زیادتیوں کے معاملہ میں براہ راست مُطّلع کیا گیا تھا جس میں درجنوں جرمن بچوں کو ایک پادری Peter Hullerman نے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا۔ جہاں یہ واقعہ ہوا وہ چھوٹا کلیسا (Parish) براہ راست اُن کے کنٹرول میں تھا۔ اِسی پر بس نہیں یہ کارڈینل ریٹزنگر ہی تھے جنہوں نے نہ تو اُس پادری کے خلاف کوئی کارروائی کی نہ اُسے اُس کے عہدہ سے معزول کیا اور یوں اُسے موقعہ دیا کہ وہ اپنی ''معالجاتی کارروائی'' (Therapy) جاری رکھے اور مسلسل بچوں سے جنسی زیادتی (Rape) کرتا رہے۔ جب یہ معاملہ اٹھا تو ویٹیکن کا اِس کا ابتدائی جواب یہ تھا کہ پوپ کو اس واقعہ کا کوئی علم نہ تھا۔ ایک ماتحت Gunther Gruber نے سارے فیصلوں کی ذمہ داری خود قبول کر لی تھی۔ لیکن پھر یہ ہوا کہ ایک نفسیاتی امراض کا معالج آگے آیا اور اس نے نیویارک ٹائمز کو بتایا کہ خود اُس نے کارڈینل ریٹزنگر کے دفتر کو اطلاع دی تھی کہ فلاں پادری موجب خطرہ ہے اس لئے اُسے بچوں سے دور رکھا جائے۔

علاوہ ازیں امریکہ میں 200 گونگے بہرے بچے فادر لارنس کے ہاتھوں چھیڑ چھاڑ، بدسلوکی اور جنسی زیادتیوں کا نشانہ بنے............ یہ معاملہ 1996ء میں کارڈینل ریٹزنگر کی توجہ کے لئے روم پہنچا جو اس وقت Congregation for the Doctrine of Faith کے سربراہ تھے.................. یہ واقعات کئی دہائیوں تک مسلسل ہوتے رہے۔ ان کی براہ راست ذمہ داری گو اُن پادریوں پر تھی جو خود ان میں ملوث تھے لیکن جب معاملہ ان کے نوٹس میں آیا اگر وہ چاہتے تو اپنی مرضی مسلط کر سکتے تھے۔''

(http://www.smh.com.au /opinion /society-and-culture/ theenforcec-with- a- gentle- manuer-20100414- sexh,html)

یہ تو صرف چند مثالیں ہیں ورنہ چرچوں کے زیر اہتمام چلنے والے اداروں کے اس طرح کے واقعات اکثر منصۂ شہود پر آتے رہتے ہیں۔ ان واقعات کا ایک بنیادی سبب پادریوں کا مجرّد رہنا ہے۔ یہ ایک خلافِ فطرت بات تھی جو انہوں نے ازخود بدعت کے طور پر اپنے دین میں شامل کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ دنیا کو تیاگ دینے اور شادی نہ کرنے سے خدا راضی ہوگا لیکن اس کا نتیجہ نہایت خوفناک نکلا جیسا کہ ہمیشہ نکلا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بظاہر نیک نظر آنے والے ارادوں سے ہی جہنم کو جانے والا راستہ تعمیر ہوتا ہے۔ یہ کہاوت رہبانیت پر پورا اترتی ہے۔ اسلام نے عیسائیوں کی اس غلطی کی بھی اصلاح فرمائی۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَرَهْبَانِيَةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلاَّ ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا (الحديد 57:28) ''اور انہوں نے کنوارہ رہنے کا طریق اختیار کیا جسے انہوں نے خود اختیار کیا تھا۔ ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ (گو) انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا مگر اس کا پورا لحاظ نہ رکھا'' (ترجمہ تفسیر صغیر 57:28)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا: لَارَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ (ابن اثیر)۔

انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی عیسائیت میں تجرُّد نہیں تھا۔ پطرس جن کو عیسٰی علیہ السلام کا پہلا جانشین اور پوپوں کے سلسلہ کا پہلا فرد خیال کیا جاتا ہے وہ شادی شادہ تھے۔ آپ ہی کو مخاطب کر کے یسوع مسیحؑ نے کہا تھا کہ تم وہ چٹان ہو جس پر میں اپنا چرچ تعمیر کرونگا (متی 16:17)۔ لکھا ہے کہ جب عیسٰیؑ پطرس کے گھر گئے تو ان کی بیوی کی والدہ (ساس) کو تپ میں پڑی دیکھا (متی 8:14)۔ پطرس ان بارہ حواریوں میں سے پہلے نمبر پر تھے جن کو عیسٰیؑ نے اپنا ایلچی (پیغامبر) بنا کر صرف اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف منادی کرنے کے لئے بھیجا تھا (متی 7-10:1)۔ معلوم نہیں کہ پادریوں کو غیر شادی شدہ رہنے کی بعد میں کیا سوجھی جس سے اتنی خرابیاں پیدا ہوئیں اور جس کی اسلام نے بطور خاص اصلاح کی۔ آج کل پوپ صاحب جو اعتراضات کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اس کی بنیادی وجہ بھی پادریوں کی تجرّد ہی کی بدعت ہے۔ پادریوں کے اس قسم کے واقعات کی کثرت قرآن مجید کے بیان فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا کی صداقت پر بھی گواہ ہے یعنی انہوں نے رہبانیت کو اختیار تو کیا مگر اس کا پوری طرح لحاظ نہیں رکھا۔

موجودہ پوپ صاحب وقفہ وقفہ سے ایسے بیان داغ دیا کرتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کا وہ بیان سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ بنا جو انہوں نے 12 ستمبر 2006ء کو جرمنی کی Regensburg یونیورسٹی میں دیا اور جس میں یہ چیلنج کیا تھا کہ

''مجھے صرف اتنا دکھاؤ کہ محمدؐ کون سی ایسی چیز لایا تھا جو نئی تھی۔ آپ وہاں صرف ایسی چیزیں پائیں گے جو بری اور غیر انسانی (Evil and Inhuman) ہیں۔ جیسے جس مذہب کا وہ پرچار کرتے تھے اس کو تلوار کے ذریعہ پھیلانے کا حکم دینا''۔

اس میں شک نہیں کہ نادان مسلمانوں کے غلط تصورات جہاد نے اسلام کو بہت بدنام کیا ہے لیکن حقیقی اسلام کا چہرہ دیکھنے کے لئے پوپ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے جیسے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''مسیح ہندوستان میں''۔ ہمارے سلسلہ کی کتب میں پوپ صاحب کے سوال کا تسلّی بخش جواب موجود ہے اور ان کے اس لیکچر کے جواب میں بطور خاص جماعت کی طرف سے جرمن اور اردو زبان میں کتب بھی شائع کی گئی ہیں۔

پوپ صاحب فرماتے ہیں کوئی ایک ایسی بات بتائیں جو نئی ہو اور محمدؐ لائے ہوں۔ کیا یہی ایک حکم کم ہے کہ نصاریٰ کا رہبانیت اور شادی نہ کرنا ایک بدعت ہے جو کبھی خدا نے فرض نہیں کی تھی۔ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اسلام میں رہبانیت نہیں پوپ صاحب کے چیلنج کے جواب میں کافی نہیں؟ اگر پوپ صاحب نے صرف اِسی جدید حکم پر (جو ایک غلطی کی اصلاح کے لئے نازل ہوا تھا) خود بھی عمل کیا ہوتا اور اپنے ماتحت پادریوں سے بھی کرایا ہوتا تو آج خود اُن کو اپنے پیروؤں کی طرف سے مذمت وملامت کے تیروں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ شادی کے قلعہ میں داخل ہو کر شاید اُن کی اور ان کے پادریوں کی بہت سی کمزوریوں کی پردہ پوشی ہو جاتی۔

❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: از رپورٹ جلسہ کونگو کنشاسا صفحہ 11 سے

امسال خداتعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی حاضری 582 رہی جس میں 447 احمدی احباب اور 135 غیر از جماعت احباب وخواتین تھے۔ ایک بڑی تعداد میں صوبائی اتھارٹیز، سول سوسائٹی اور متفرق چرچ کے نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی۔ دیگر مہمانوں میں طلبہ صحافی اور بعض وکلاء بھی شامل تھے۔ میجر Maloa صاحب جو پولیس بریگیڈ کے کمانڈر ہیں نے جلسہ کی تقاریر کو بہت سراہا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پروگراموں میں برکت ڈالے۔ جلسہ کے نیک اثرات ظاہر فرمائے اور تمام سعید روحوں کو دین اسلام کے جھنڈے تلے جمع فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں وہ عام مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹس کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو احباب پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور رہنمائی حاصل کرلیں تا کہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)